جغرافیہ

حصہ اول

بالارشاد فیض بنیاد جناب معلی القاب

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی کے

پنڈت بنسی دہر نے

[...]ما دایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر کے

ہندی سے ترجمہ کیا

[...]ع اسعد الاخبار اگرہ میں چھاپا گیا

سنہ ۱۸۵۶ع

جغرافیہ

بسم اللہ | حصۂ اول | الرحمن الرحیم

ہندوستان میں جو لوگ بستے ہیں انکو یہہ بہی واقفیت نہیں کہ
ہندوستان میں کون کون ملک کس کس سمت میں واقع ہیں +
پہر انگلینڈ فرانس روس وغیرہ ملک جو اس ہندوستان
سے باہر ہیں انکو کیا جانیں + بعض شخص یون سمجہتے ہیں کہ انگلینڈ
والوں کی ولایت شہر کلکتہ ہی ہی +
جب خاص اپنے ممالک کی سمتوں کے دریافت میں یہہ حال ہے تب غیر
ملک کے لوگوں کی بول چال اور راہ و رسم اور اُس ملک میں جو جو اجناس
پیدا ہوتی ہیں اور وہاں کے لوگ جو جو چیزیں اپنی دست کاری سے ایجاد

کرتے ہین اور وے جس قدر علمیت اور صنعت وغیرہ رکہتے ہین

ان سب حالون سے واقفکار بعض شخص ہوتا ہی اس باعث سے ان سب

باتون کی آگاہی کے لیے یہہ جغرافیہ ہندی بہوگول سے ترجمہ کیا گیا

اور جو ملک ہندوستان سے لیکر تمام زمین پر واقع ہین اُن سب کا

بیان اس جغرافیہ مین ہوگا

ہندوستان

سمندر کی شمالی طرف اور ہمالیہ کی کوہ جنوبی طرف جو ملک ہی وہ

واقع مین راجہ بہرت کا تہا اسی لیے اُس ملک کا نام بہارت برکہہ

مقرر ہوا اور جو لوگ برہمن چہتری وغیرہ قومون مین سے اپنے کو

مانتے ہین انکو اور لوگ ہندو کہتے ہین اور وے طرف اس بہارت برکہہ

مین بود و باش رکہتے ہین اسی لیے بہارت برکہہ کو ہندوستان

بہی بولتے ہین اور یہہ ملک کچہہ مثلث کی سی صورت رکہتی ہی اسکی ایک

سمت شمال کی طرف اور مشرق و مغرب کی طرفون مین دو سمتین ہین

یے دونون سمتین بتر ہکر جنوبی طرف اُس جگہہ مین جو کنیا کماری نام سے

مشہور ہمالیہ ہیں +

اس ملک کی شمالی سرحد ہمالیہ کوہ ہی اور مشرق کے کونے مین آسام

سلہٹ اور ملک برہما اور مغرب کے کونے مین ملک سندہ اور

جنوبی طرف سراندیب (جسکو لنکا بہی کہتے ہین) اور سمندر ہی اور

اس سمندر کو دکن سمندر یا بہارت سمندر یا ہند سمندر کہتے ہین

اور سمندر کا حصہ جو کچہہ مغرب کی طرف ہی اسکو مغربی سمندر

یا عرب سمندر بولتے ہیں اور مشرقی طرف کے سمندر کو پورب

سمندر یا بنگالے کا کول کہتے ہین +

ہندوستان کا عرض مشرق و مغرب کی طرف جہان زیادہ چوڑا ہی

یعنی ملک سندہ کے کراچی بندر سے لیکر شہر سلہٹ تک تخمیناً

۶۵۰
چہہ سو پچاس کوس کا ہی اور جنوب و شمال کی طرف زیادہ سے زیادہ

طول کشمیر سے لیکر کنیاکماری تک قریباً آٹہہ سو کوس کا ہی اور تمام

ہندوستان مین آدمیوں کی تعداد قریباً بارہ کروڑ ۱۲۰۰۰۰۰۰۰ ہی

اب یہہ جاننا چاہیے کہ ملکوں کے بیان مین پہاڑ ندیاں اور شہروں کا

بیان کرنا ضروری ہی اور شہر اکثر ندیون کے کنارے پر بستے ہین
اور ندیان پہاڑون سے نکلکر اُنہین کی بلندی اور پستی کے موافق
بہتی ہین اسواسطے ملکون کے بیان مین بیشتر پہاڑونکا بیان لکھنا
واجب ہی اور بہی زمین کے پردے پر جو ملک واقع ہین اُنکی حالت
روز بروز بدلتی جاتی ہی مگر اُن ملکون مین جو پہاڑ ہوتے ہین اُنکی
حالت لاکہون برس تک متغیر نہین ہوتی اسلیے جس ملک مین جو
پہاڑ موجود ہین تب تک اُنسے اُس ملک کے آثار و نشان نہین
مٹ سکتے + جیسا اُتر رام چرتر مین لکھا ہی کہ راجہ رام چندر
رانی سیتا کے چھوڑنے کے بعد جب پھر اُس جنگل مین گیے تب
فرماتے ہین کہ ہماری صحرا نشینی کے وقت اُس جنگل مین جس جگہہ پر
ندیون کی دھار تھی وہان اب کنارہ ہوگیا ہی جہان درخت نہایت
گھنے تھے وہان علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور جہان علیحدہ علیحدہ تھے
وہان گھنے ہوگئے اسطرح بہت مدت کے بعد یہہ دیکھا ہوا جنگل اور ہی سا
نظر آتا ہی لیکن پہاڑون کی حالت جو بدستور ہی صرف اسی سے ثابت ہوا کہ

کہ یہہ جنگل وہی ہی + اس لحاظ سے جس ملک کا بیان ہوگا اسکے

شروع مین وہان کے پہاڑونکا بیان لکھا جاویگا +

ہندوستان کے پہاڑ

ہندوستان مین تین پہاڑ عظیم الشان ہین کوہ ہمالیہ

بندہیاچل اور سہیادری اور ستپترا ملیہ نیل کوہ

وغیرہ سب اِن کے بیچ مین شمار کیے جاتے ہین +

کوہ ہمالیہ یہہ پہاڑ فقط ہندوستان ہی مین بڑا ہو سو نہین

بلکہ تمام زمین پر اسکے برابر اَور کوئی پہاڑ نہین ہی اسکا طول

۱۸۰۰
پورب اور پچھم تخمیناً ایک ہزار آٹھہ سو کوس ہی اور اُسکی

۱۸۷۱۶
دھولاگر وغیرہ چوٹیان زمین کے سطح سے اٹھارہ ہزار ساتسو سولہ

ہاتھہ یعنی قریباً ساڈہائی کوس اونچی ہین اسی باعث سے برابر

زمین مین ایک سو پندرہ کوس کے فاصلہ پر سے سب چوٹیان

دکھلائی دیتی ہین +

۲ بندہیاچل یہہ پہاڑ ہندوستان کے بیچ مشرق اور مغرب

مین مغربی سمندر تک چلا گیا ہی +

۴ سہیادری اس پہاڑ کو گہاٹ بہی بولتے ہین یہہ پہاڑ
جنوب مین کنیا کماری سے لیکر اکثر سمندر کے مغربی کنارے کی
برابر زمین پر بند ہیاچل پہاڑ کے قریب تک چلا گیا ہی اس پہاڑ کی
کوئی کوئی چوٹیان تین ہزار سات سو چالیس ہاتہہ اونچی ہین

ندیان ہندوستان کی

ہندوستان مین سب سے زیادہ بڑی ندی گنگا ہی یہہ ندی
ہمالیہ سے نکلی ہی اور اُسکے نکلنے کی جگہہ کو گنگوتری یا گومکہہ
بولتے ہین یہہ دریا وہان سے جنوبی طرف ہوکر پہر مغربی طرف کو
لوٹ کر اپنی ہزار دہارون سے سمندر مین جا ملا ہی اسکا طول
قریباً سات سو کوس کا ہی +

اسی دریا مین یہہ دریا ملے ہین جمنا سرجو سون گنڈکی
برہمپتر وغیرہ ان دریاؤن مین سے سواے دریاے سون
کے اور سب کوہ ہمالیہ سے نکلے ہین +

جمنا ندی اسکی جاے برآمد گنگوتری سے کچھ فاصلہ پر مغربی طرف
ہمالیہ میں ہی اور یہہ تین سو پچاس کوس میں بہہ کر دریاے گنگ
میں ملی ہی سرجو ندی اسکی جاے برآمد کوہ ہمالیہ میں
گنگوتری سے مشرق کی طرف ہی ؛

سون ندی یہہ بندھیاچل پہاڑ سے نکلکر دریاے گنگ میں
جاملی ہی برہمپتر ندی اسکی جاے برآمد اگرچہ گنگوتری کے
قریب ہی مگر دریاے گنگ کا اور اسکا فاصلہ ایک جگہہ پر چار سو پچاس
کوس پڑگیا ہی اس کا باعث یہہ ہی کہ دریاے گنگ ہمالیہ سے
جنوبی طرف کو بہنے لگا اور دریاے برہمپتر کوہ ہمالیہ کی شمالی سمت
میں عین مشرقی طرف کو بہہ کر وہاں سے پچھم طرف لوٹتا ہی پہر جنوبی
طرف ہوکر دو دھاروں سے بہنے لگا اُن دھاروں میں سے
پورب کی جو دھار ہی وہ دریاے گنگ میں جاملی اور اسکو جنائی
ندی کہتے ہیں اور پچھانہہ کی جو دھار ہی وہ سمندر میں علیحدہ
جاکر ملی اس دریا کو ملک تبت میں یارو سانپو بولتے ہیں

اسکا طول قریباً سات سو چھبیس ۷۲۶ کوس ہی +

دریاء سندھ یہہ دریا ہندوستان کے گوشہ مغرب و شمال
کے کونے کا سرحد ہی اور کوہ ہمالیہ سے نکلکر سمندر سے
قریباً تین سو چونتیس ۳۳۴ کوس کے فاصلہ پر ملک سندھ میں آکر
بہا ہی اُس ملک میں اس دریا کی ہزارہا دہارین ہوکر سمندر میں
جا ملتی ہیں اُسی کو اٹک اور کرتویا بولتے ہیں اور اس دریا کا سب
طول تخمیناً سات سو چھبیس کوس ہی +

اس دریا میں ستلج یعنی ستدرو راوی یعنی ایراوتی
چناب یعنی چندربھاگا اور جہلم یعنی بیاسا یے چار دریا
ملے ہیں اور ہمالیہ سے نکلے ہیں +

نربدا یہہ دریا کوہ بندہیاچل سے نکلکر اُسی پہاڑ کی جنوبی طرف
سے بہتا ہوا سمندر میں جا ملا ہی اسکا طول قریباً دو سو چھبیس ۲۲۶
کوس ہی اس دریا کے جنوب میں کوہ بندہیاچل کا ایک حصہ
مغربی سمندر کے قریب تک پہیلا ہوا ہی یہی پہاڑ ست پڑا

نام سے مشہور ہی +

تاپی ندی سات پترا پہار کی جنوبی طرف ٹہیک آخر تک بہتی
ہوئی مغربی سمندر مین جا ملی ہی +

گوداوری یہہ ندی کوہ سہیادری سے نکلکر مشرقی طرف
بہتی ہوئی کئی دہاروں سے سمندر مین جا ملی ہی +

نربدا کے جنوب مین اسکی برابر بڑی اور کوئی ندی نہین
اسمین بن گنگا وغیرہ چند ندیان آکر ملی ہین اسکا طول تین سو پچہتر کوس
کرسنا ندی یہہ ندی کوہ سہیادری سے نکل کر مشرقی
طرف بہتی ہوئی اپنی جاے برآمد سے تخمیناً تین سو کوس کے فاصلہ
پر سمندر مین جا ملی ہی +

کرسنا ندی کے جنوب مین تنگ بہدرا کاویری وغیرہ چہوٹی
ندیان بہت ہین

ہندوستان کے ملک

ہندوستان کی جنوبی سرحد شمالی طرف کوہ سہیادری کے

تلے جو جو ملک ہیں اُن میں پہلے تراون کور نام سے جو ملک
مشہور ہی اُس کے جنوب اور مشرق ہیں سمندر ہی شمال
ہیں ایک چھوٹا ملک جو کوچی نام سے شہرت رکھتا ہی اور مشرق
ہیں کوہ سہیادری ہی یہہ ملک تخمیناً اٹھارہ کوس عرض میں اور
باشٹھہ کوس طول میں ہی اِس ملک کے کوہ سہیادری
اور چھوٹے پہاڑوں پر نرا جنگل ہی ٭

اِس میں کالی مرچ الایچی دال چینی دہوپ وغیرہ چیزیں
پیدا ہوتی ہیں اور اِس ملک میں سپاری ناریل اور کٹھہر کے
درخت نہایت بھاری ہوتے ہیں ٭

اِس ملک میں نائر وغیرہ قوم کے لوگوں میں ایک عورت کے
تئیں کئی مرد کر نیکا رواج ہی اِس لیئے اُس قوم میں لڑکے
کے باپ کے باب میں تحقیقات نہیں ہوتی اسیواسطے وہاں ورثہ پانے
کے لائق بہن کے لڑکے ہوتے ہیں اِس ملک میں ایک طرحکے کرستان لوگ
جو نصرانی نام سے مشہور ہیں بہت بستے ہیں اُن گھر کے اور سمندر

یہان بہت ہین

یہان کا خاص شہر جو تروونت پُرم نام سے مشہور ہی اُسمین

اِس ملک کا والی سکونت رکھتا ہی اور یہان کولم انجینگل

جووار کولاچل سے بندر ہین اِس ملک کے عین جنوب

کے قریب بر کنیا کماری ہی +

کوچی یہہ چھوٹا ملک ملک تراون کور کے شمال مین ہی اُسکی

شمالی طرف ملبار ملک ہی اور وہان کے لوگون کی بود و باش

بول چال اور اجناس وغیرہ ملک تراون کور کی سی ہوتی ہین اور یہہ ملک

ملک تراون کور کے والی کے تحت مین ہی +

ملبار یعنی کیرل اسکے شمال مین ایک چھوٹا ملک جسکا کانرا نام

واقع ہی اس کا طول اٹھاسی کوس اور عرض پندرہ کوس ہی

یہان نیلا بور گانو کے قریب جو ندی بہتی ہی اس مین کچھہ سونے

کی مٹی نکلتی ہی اور یہان چند مقامون مین لوہا بھی پیدا ہوتا ہی

اور اس ملک مین ساگون کے درخت بہت ہین اور صندل کے

1 कोल्लम 2 अंजुतंगल 3 पावार 4 कोला चल 5 मलवार 6 कांनड़ा
7 नीलगि

درختون کی پیدائش کی جگہہ جو ملبادری نام سے مشہور ہی
سو اِسی ملک مین ہی اِسی لئے اُس کو مَلیال یا ملبار کہتے ہین
یہان نائر لوگون کا شادی بیاہ ہونا اور اپنی ملکیت نواسے کو دینی
اور عورتون کی خودمختاری وغیرہ ملک تراون کور ہی کی طرح پر
ہین اِس واسطے اُسکو اِستری ملیال یعنی عورتون کا ملیال یا
اِستری راجیہ یعنی عورت کی بادشاہی کہتے ہین یہان بالفعل
انگریزون کا عمل ہی *

کالکٹ تالچوری اور کانانور یے خاص شہر اِس
ملک مین ہین *

ایک پورت گیس جو واس کو دِ گاما نام سے مشہور تہا وہ پہلے
جب ہندوستان مین آیا تب اوّل مین اِس کالکٹ شہر ہی
مین فروکش ہوا اور اِس ملک کی زبان تیلوی کہلاتی ہی اور
یہان مسلمان اور کرستان لوگ بہی بہت بستے ہین *
اِس ملک کے قریب ایک گانو جو ماہی نام سے مشہور ہی وہ

ایک ندی کے جنوبی کنارے پر آباد ہی اور فرنچون کے دخل مین
ہی وہ ندی سمندر مین جا ملی +

ملک کانرا یہہ ملک ملبار کی شمالی طرف ہی اسکے شمال مین ملک
کونکن کا ایک حصہ جو گودین نام سے شہرت رکہتا ہی اس ملک کا
طول اٹہاشی کوس اور عرض پندرہ کوس ہی +

اس ملک کو وہان کے باشندے تلو کہتے ہین لیکن یوروپین
لوگ اسکو کانرا یعنی کرناٹک بولتے ہین اس کا سبب یہہ معلوم
ہوتا ہی کہ جب پہلے یوروپین لوگ وہان گئے تب وہ ملک راجہ کرناٹک
کے عمل مین تہا اور وہان کی کچہری دربار مین بہی اکثر کرناٹک بولی کا رواج
ہوگا اسلیئے وے غیر ملک کے لوگ اسکو کانرا کہنے لگے ہونگے

اس ملک مین وہان شکر دال چینی جائپہل کالی مرچ الائچی
وغیرہ چیزین پیدا ہوتی ہین یہان جینی اور کرستان لوگ
کثرت سے رہتے ہین +

اس ملک کے خاص شہر یہ ہین + منگلور ہنگ پور

کلیان پور اور قندپور گووین یہہ ملک کوکن کے قریب بر
سمندر کے کنارے اٹھائیس کوس لمبا اور سات کوس
سے پندرہ کوس تک چوڑا ہی ٭

یہہ ملک پورت گیس لوگون کے اختیار مین ہی یہان کا خاص
شہر گووین نام سے مشہور ہی ٭

کونکن یہہ ملک سہیادری پہار کے تلے سمندر کے کنارے
واقع ہی اسکا طول سو کوس اور عرض پندرہ سے لیکر پچیس کوس
تک ہی یہہ ملک دو طرح پر ہی پہلا دکن کونکن دوسرا اُتر
کونکن دکن کونکن مین دہان بہت پیدا ہوتا ہی مگر وہان کی
زمین نہایت سخت ہوتی ہی اس باعث سے اور اناج وہان نہین
اُپجتا اتر کونکن مین ایک چہوٹا دیپ جو بمبئی نام سے مشہور ہی اسکی
لمبائی ساڑہے چار کوس اور چوڑائی سوا کوس ہی اول مین اسکے چارون
طرف سمندر تہا مگر بالفعل اسکے پاس شمال کی طرف آٹہہ کوس طول
مین اور چہہ کوس عرض مین ایک دیپ ہی جس کا نام سالستی

دونوں کے بیچ میں ایک بندہ باندہ کے رستہ بنایا گیا ہی پہلے ان
دونوں کے درمیان چار سو ہاتہہ کا چوڑا ایک سوتا سمندر کا تہا ❊

بمبئی نام سے جو بیت مشہور ہی اُسمیں اسی نام کا ایک شہر ہے
یہ شہر اُس ملک میں انگریزونکا خاص دار السلطنت ہی یہانکے
باشندے لوگ نہایت دولتمند سمجھتے ہیں ❊

سورت اُتر کونکن کے شمال یعنی ملک گجرات کا جو ایک علاقہ ہی
اُس کا نام سورت اور اُسکی زمین نہایت پیداوار اور اُس ملک
میں خاص شہر کا بہی نام سورت جو تاپتی ندی کے جنوبی کنارے
بستا ہی اس شہر سے تخمیناً نو کوس کے نیچے
یہہ ندی سمندر میں جا ملی ہی ❊

اُس ملک کے شمال میں ملک گجرات کا ایک علاقہ جو بہروچ نام سے
مشہور ہی واقع ہی اسکی زمین میں کپاس کثرت سے پیدا ہوتی ہی
اس ملک کے خاص شہر کا بہی نام بہروچ ہی جو نربدا ندی کے کنارے
پر آباد ہی یہہ ندی اس شہر کے تلے گیارہ کوس پر سمندر میں

لی اس حصے کے مشرق کیطرف سہیادری پہاڑ کا اُتر
جھور ہی +

اب اُن ملکوں کا بیان شروع ہوتا ہی جو سہیادری پہاڑ
کے مشرق کی طرف آباد ہیں +

ہندوستان لی جو جنوبی سرحد کنیا کماری ہی وہاں سے
سمندر کے پورب کنارے تک تخمیناً دو سو پچاس کوس لمبا اور
اوسط تعداد سے تینتیس کوس چوڑا جو ملک ہی اسکو کرناٹک
کہتے ہیں اسکے تین حصے ہیں پہلا دکن کرناٹک دوسرا درمیانی
کرناٹک اور تیسرا اُتر کرناٹک +

۱ دکن کرناٹک جو کنیا کماری سے لیکر ترنکو ملور ندی تک تخمیناً
ایک سو پینتیس کوس لمبا ہی اس میں اِتنے چھوٹے
علاقے ہیں +

ترنبل ول راسنا تھ پور شوگنگا اور مہترا اور ترچناپلی
اور تنجاور اِن علاقوں کے کچھ حصے ہیں اور اُسکے

خاص شہر یے ہین

ترنیل وَلی ناگ پَٹن ترنکنبار مترا اسی کو میناجی بہی کہتے ہین تنجاوَر اور ترچناپلی +

۲ درمیانی کرناٹک جو ترنکوملور ندی سے لیکر پینا ندی تک تخمیناً نوّے کوس طول مین ہی اسکے بیچ سے ملک ہین ترچناپلی علاقے کا کچہہ حصہ اور ڈیلور جنگل پٹ حیدر نگر علاقے اور تیلور علاقے کا کچہہ حصہ اس مین خاص شہر مندراج ہی اور ملک کرناٹک مین یہہ شہر انگریزونکا دار الخلافت اور اسکو چینپٹم بہی بولتے ہین +

یہہ بنبئی سے تخمیناً تین سو چالیس کوس اور کلکتہ سے چارسو پچاس کوس کا فاصلہ رکہتا ہی اس حصے مین اور بہی شہر ہین تجری ارکاٹ اور پیر لیکا ویری وغیرہ اسی ملک مین وینکیٹ گریکا مکان ہی

۳ اتر کرناٹک یہہ ملک پینا ندی کے شمال کی طرف تخمیناً

پچیس کوس طول میں ہی اور اسکے درمیان بے علاقے ہیں
نیلور علاقے کا کچھہ حصہ انگول اور اور بھی چھوٹے علاقے ہیں
اس کرناٹک کی زمین اکثر بہت ریتلی ہی اور کم پیداواری اس لیے
وہاں اناج بہت کم پیدا ہوتا ہی اور اس ملک سے سیت بندہ
رامیشور کو جو لوگ زیارت کرنے کو جاتے ہیں اُنکے آرام کے لیے
راستے میں گانو گانو پر دہرم شالہ یعنی خیرات خانہ اور مکان بنے
ہوئے ہیں وہاں زیارت کے لوگوں کو خوراک اور سونے بیٹھنے کو
بوریا خدا انکا نام پر دیتے ہیں اگرچہ اس ملک کے قریب
سمندر ہی مگر تمام ہندوستان کی بہ نسبت یہاں گرمی بکثرت
ہوتی ہی تند کل یہہ علاقہ مترا کے شمالی حصے میں ہی اسکے مغرب
میں گہات کے تلے نزادون کور کوچی اور ملبار ہی اور مشرق
کی طرف دکن کرناٹک اسکے بیچ میں پتہر کی چٹانوں پر ایک قلعہ
ترا مضبوط بنا ہوا ہی اسکے مغرب میں سہیادری اور
مشرق میں بھی علاقہ متہرا کی سرحد پر پہاڑ ہی ❊

کوجمبوتور یہہ علاقہ ہند کل کی شمالی طرف گہاٹ پر ہی اسکے
شمال میں ایک علاقہ ہی جو میسور نام سے مشہور ہی مشرق
کی طرف ایک چہوٹا علاقہ سیلم کا اور مغرب میں گہاٹ کے تلے
ملبار ہی اس علاقہ میں ہندوستان ہی کیسی کاشتکاری
ہوتی ہی یہاں شودر قوم کے درو تر لوگ جو تامل نام سے
مشہور ہیں بہت بستے ہیں اور اس ملک میں نمک شورہ
اور لوہا بکثرت پیدا ہوتا ہی اس کا خاص شہر جو کوجمبوتور
نام رکھتا ہی اس سے کپڑا کپاس مرچ تمباکو وغیرہ
اجناس اور ملکوں میں فروخت کے لیے جاتی ہیں یہہ شہر
مندراج سے ایک سو پینتیس کوس کا فاصلہ رکھتا ہی
میسور یہہ بڑا علاقہ ہی اور کوجمبوتور کے شمال میں واقع ہی
اسکے مغرب و جنوب اور شمال کی طرفوں میں پہاڑ ہیں اس ملک کا
طول تخمینا ایک سو دس کوس اور عرض باستہ کوس ہی
اسکے باشندوں کی تعداد تخمینا .... ۳ تیس لاکہہ ہی

اِس ملک میں یے ندیاں بہتی ہیں کاویری تنگ بہدرا وغیرہ
یہاں کی زمین بڑی پیداواری ہی اسمیں دہان گیہون نیشکر
ناریل وغیرہ چیزین پیدا ہوتی ہیں اور شری رنگ پتن
میسور بنگلور مشیریہ وغیرہ بڑے شہر ہیں اور اس
ملک کا خالص شہر شری رنگ پتن کاویری ندی کے
کنارے پر بستا ہی اسکا طول دو کوس اور عرض پون
کوس ہی یہہ شہر کلکتہ سے تخمیناً پانچ سو پندرہ کوس کے فاصلہ پر ہی
بالیگہاٹ یہہ ملک میسور کے شمال میں اور کرشنا ندی کے جنوب
میں ہی اسکے خاص دو شہر بلاری اور گدپا ہیں وے باہم ستاون
کوس کا فاصلہ رکھتے ہیں اُن میں سے اور شہر بلاری ہگلی ندی
کے مغربی کنارے پر شری رنگ پتن سے تخمیناً بیاسی
کوس کے فاصلہ پر بستا ہی اور شہر گدپا مندراج سے
تخمیناً ستہتر کوس کے فاصلہ پر ہی اس ملک میں سے پناکنی
ندی بہتی ہی اسی کو عام لوگ پینا نام سے مشہور کرتے ہیں

ملکوں مرقومہ بالا کے شمال میں جو بڑا ملک مہاراشٹری اسکا بیان
اب کرتا ہوں اس ملک میں بیجاپور اورنگ آباد حیدرآباد وغیرہ
علاقے جو مسلمانوں نے فرض کر لیے ہیں واقع ہیں ۔
بیجاپور یہہ علاقہ تنگ بھدرا ندی کے شمال کی طرف ہی اسکے شمال
میں اورنگ آباد نامی ملک ہی مشرق میں بیدر اور مغرب میں سمندر
اس ملک کا طول ڈیڑہ سو کوس اور عرض نوہ کوس ہی اسکے
مغربی حصے میں تمام زمین پر پہاڑ ہی مگر مشرقی حصے میں زمین برابر ہے
اور کرسنا بھیما اور تنگ بھدرا وغیرہ ندیاں خوب صاف
پانی کے ساتھ ہیں اور ان میں خاص ندی کرسنا ہی
یہہ سہیادری پر جو جگہہ مہابلیشور نام سے مشہور ہی وہاں سے
نکلکر اس علاقے سے بہتی ہوئی مشرق کی طرف چلی گئی ہی ان
اس ندی کے شمال میں مرہٹی زبان بولی جاتی اور جنوبی
حصے میں کانڑی اسمیں بجاپور کولہاپور پنڈرپور ستارہ
وغیرہ خاص شہر ہیں ملک مرقومہ بالا جو دکن کوکن نام سے مشہور ہی

विजापुर तुंगभद्रा बीदर कृष्णा भीमा महाबलेश्वर कोल्हापुर पंढरपुर
सतारा

وہ اسی علاقہ میں ہی +

اورنگ آباد یہہ علاقہ بیجاپور کے شمال میں ہی اسکے اُتر میں

گُجرات خاندیس براڈ ملک ہیں پورب میں حیدرآباد

اور پچھم میں سمندر اس علاقہ کی لمبائی ایک سو تیس ۱۳۰ کوس

اور چوڑائی اوسط تعداد سے ستر کوس ہی اس علاقہ کی

زمین اکثر برابر ہیں اور مغرب کی طرف جو زمین ہی وہ

نہایت سخت اور کوہستان اس لیے یہاں دہان کے سوا اور

اناج سب ہندوستان کی بہ نسبت کم پیدا ہوتا ہی اس ملک میں

گوداوری بہیما نیرا وغیرہ ندیان بہتی ہیں اسمیں دولت آباد کا

گڑہ اشیری کا گڑہ سنگ گڑہ لوہ گڑہ وغیرہ قلعہ نہایت

سنگین اور مضبوط بنے ہیں اول میں جس ملک اتر کوکن کا بیان

ہو چکا ہی اور جس میں انگریزوں کا دار الخلافت شہر بمبئی ہی

وہ اسی ملک میں واقع ہی اس علاقے کے پورب میں جو مغل کی

عملداری ہی اُسکے خاص شہر اورنگ آباد و دولت آباد وغیرہ

ہیں اورنگ اباد کے قریب ہندولوگونکا ایک تیرتھ ہے جو ویرول
نام سے مشہور ہی اُسکے متصل پہاڑون کے اندر بہت مندر اور
طرح طرح کی مورتین کھدی ہوئی ہیں اور اِس علاقہ کہ مغربی حصہ
مین انگریزون کی عملداری ہی اُس مین بمبئی پونا احمدنگر ناسک وغیرہ
خاص شہر ہین + حیدرآباد یہہ جنوبی علاقے کا بڑا حصہ ہی اور کرشنا
اور گوداوری ندیون کے بیچ مین واقع ہی اسکی مغربی سرحد علاقہ
بیدار اور مشرقی سرحد اُتر سرکار جو ملک تیلنگ کا ایک حصہ
کہلاتا ہی اُس کا طول قریباً ایک سو بیس کوس عرض اوسط
تعداد سے پچاس کوس ہی اِس زمین مین ٹیلے بہت ہین مگر پہاڑ کی
زمین نہین اِس حصے کا بڑا علاقہ تیلنگ ہی وہان تیلنگی بولی
بولی جاتی ہی اِس علاقہ مین مانجرا مسے وغیرہ ندیان بہتی ہین
اِس ملک کا خاص شہر حیدرآباد جو تخمیناً پونے دو کوس
طول مین اور سوا کوس عرض مین اور مُسے ندی کے جنوبی
کنارے پر بستا ہی اسکے نزدیک قریب تین کوس کے ایک قلعہ ہی

جوگول گونڈی کا گرہ کر کے نہایت مشہور ہی واقع ہی اِس ملک
مین سکندر آباد اور ورنگل وغیرہ اور بہی شہر ہین +

بیدر یہہ حصہ حیدر آباد کے شمال مین ہی اِس کے اُتر
مین ملک برار پورب مین گونڈوانا اور حیدر آباد اور پچہم مین
اورنگ آباد اور بجاپور ہی اِس حصے کی زمین بہت اونچی نیچی اور
پیداوار ہی مگر پہاڑ نہین اور اُسمین گوداوری اور مانجرا اتری ندیان
ہین اور چہوٹی ندیان بہت سی بہتی ہین اِس حصہ مین مرہٹی
کانڑی اور تیلنگی زبانین بولی جاتی ہین اِن تینون زبانون کے
لوگ باہم ملے ہوئے ہین یہان کے خاص شہر بیدر گلبرگے کلیانی
اور ناندیڑ ہین اگرچہ یہہ حصہ مدت دراز سے مسلمانون کے تحت
مین ہی مگر یہان ہندو لوگ مسلمانون کی بہ نسبت چہہ گنے زیادہ
ہین برار یہہ ملک بیدر اور اورنگ کے شمالی حصہ مین ہی اِس کے
شمال مین خاندیس اور شرق مین گونڈوانا اور غرب مین خاندیس
اور حصہ اورنگ آباد ہین + یہہ ملک اجنتی سے برودہا

ندی تک سہیادری کی جو دو شاخین پھیلی ہوئی ہین ان کے
درمیان مین واقع ہی یہان کی زمین بہت عمدہ اور زراعت کے لائق
ہی اسمین بردا، پین وغیرہ ندیان بہتی ہین یہان ایلچ پور بالاپور
اُمراوتی وغیرہ خاص شہر ہین اُن مین سے شہر اُمراوتی تجارت
کی جگہہ ہی یہان سے بنگالے مین سوداگری کے لیے بہت کپاس جاتی ہی
اِس ملک کی شمالی سرحد پر ایک قلعہ نہایت سنگین اور مضبوط بنا ہی
جو گاویل گڑہ نام سے مشہور ہی ٭

خاندیس یہہ علاقہ اورنگ آباد اور برار کی شمالی طرف ہی اِسکے اُتر مین
مالوا دیس نرمدا ندی کے کنارے پر ہی اِسکے پورب مین گونڈوانا اور پچھم مین
گجرات ہی اِسکا طول اوسط تعداد سے نوّے ۹۰ کوس اور عرض پینتیس ۳۵ کوس ہی اِس
ملک مین تاپی اور نرمدا ندیان بہتی ہین یہان برہانپور اسیرگڑہ ہندیا
ہوشنگ آباد وغیرہ خاص شہر ہین انمین سے شہر برہانپور تاپی ندی کے
اُتر کنارے پر بسا ہی اور اِسکے بیچ مین جنوبی کنارے پر جہان آباد ایک گانو ہی
اسیرگڑہ مین اِسی نام کا ایک قلعہ ہی اور ہندیا اور ہوشنگ آباد

یہ دونوں شہر نربدا ندی کے جنوبی کنارے پر آباد ہیں
گونڈوانا یہہ ملک بڑا براڑ اور حیدرآباد کے شمال میں ہی
اسکی شمالی سرحد نربدا ندی ہی شرق میں اڑیسا اور مغرب میں
مالوا خاندیس اور براڑ ملک ہیں اس علاقہ کا تھوڑا شمالی
حصہ انگریزوں کی تحت میں ہی اور باقی حصے بہونسلے کے قبضے میں
ہیں اس ملک کے چند قطعوں میں بہت اچھی کھیتیاں ہوتی ہیں
مگر بہت سی زمین پہاڑ اور جنگل ہی اور اس ملک میں
جس قدر غیر مزروعہ زمین ہی اس قدر تمام ہندوستان میں کہیں نہوگی
یہاں کے قدیم باشندے جو گونڈ کرکے مشہور ہیں وہ جنگلی لوگوں میں سے
ہیں اسکا خاص شہر ناگپور ہی یہہ شہر اگرچہ بڑا ہی اور اسمیں آدمیوں کی
تعداد زیادہ ہی مگر یہاں کی بستی اکثر جھونپڑوں کی ہی اور آبادی کے
راستے چھوٹے اور خراب ہیں اس ملک میں بہونسلے کے اختیار میں
اور بھی چاندا اینگن گھاٹ رام پور رتن پور وغیرہ شہر ہیں اور
اس ملک میں رتن پور کے قریب ایک بڑا پہاڑ ہی ہندو لوگوں کا ایک تیرتھ ہی

جسکو امرکنٹک نام سے مشہور کرتے ہین وہان بہت دیہاتی لوگ
بستے ہین اور یہی نرمدا اور شون ندی کی جا بر آمد ہی اُس جگہہ کے
دیکھنے کے لیئے بجز ہندوں کے اور لوگ کم جاتے ہین ٭

اُتر سرکار یہہ علاقہ حیدر آباد اور گونڈوانے کے پورب مین
پہاڑ کے تلے ہی اسکی مشرقی سرحد سمندر شمال کی طرف اڑیسا
اور جنوب مین اتر کرناٹک یہہ علاقہ ٹہیک تلنگ کہلاتا ہی
اسکی زمین سمندر کے قریب جو واقع ہی اگرچہ ریتلی ہی مگر اسکے اور
قطعات نہایت عمدہ اور پیداوار ہین اسمین ہزارہا طرح کا
دہان تنباکو نیشکر کپاس وغیرہ جنہین کثرت سے پیدا ہوتی ہین
اور اسمین گونٹر مچھلی بندر راج مہندری رم گول کونڈا
بیٹا کہہ پتن وغیرہ خاص شہر ہین اسی علاقہ مین کرسنا اور
گوداوری ندیان مشرقی سمندر مین جاملی ہین اُن مین سے
گوداوری ندی راج مہندری کے پاس سات دہارین ہو کر
سمندر مین جاملی ہی اسیواسطے اس جگہہ کو سات گوداوری تیر بولتے ہین

اڑیسا یہہ علاقہ اُتر سرکار کی شمالی طرف ہی اُسکے شمال مین
بنگالا مغرب مین گونڑوانا اور مشرق مین سمندر ہی اسمین ایک
ندی خاص جو مہاندی کی نام سے مشہور ہی بہتی ہی اسی علاقے
کے سمندر مین جاملی + یہان خاص شہر جو کٹک نام سے
مشہور ہی مہاندی کے کنارے پر بستا ہی بڑی یاجگناتھ
جو ہندو لوگونکا مشہور تیرتھ ہی اسی ملک مین پورب سمندر کے
کنارے پر بستا ہی ✣

ہندوستان کے جنوبی حصہ کے ملکون کا بیان صدر مین ہوا
اب شمالی حصہ کے ملکون کا بیان شروع ہوتا ہی ✣

گجرات یہہ تیرا علاقہ خاندیس اور مالوا دلکے مغرب مین ہی اُسکے
پچھم مین ملک کچھہ اور سمندر ہی دکن مین اورنگ آباد اور اُتر مین
مارواڑ یہہ ملک تخمیناً ایک سو چالیس ۱۴۰ کوس لمبا اور اوسط تعداد سے
اَسّی ۸۰ کوس چوڑا ہی اس ملک کے جنوبی و مغربی گوشہ کا جو حصہ ہی اسکی دونون طرف
سمندر کے دو سوتے اندر آکر بہتے ہین اُن مین دکن کے سوتے کو کھنبات کی کہاڑی اور اُتر کے

سونے کو کچہہ کی کہاڑی کہتے ہین ان دو سو ٹون سے وہ
جزیرہ نما سا دکہلائی دیتا ہی اس جزیرہ نما مین اکثر
زمین پتہر کی چٹانون اور ٹیلون سے پر ہی اور گجرات کی باقی
زمین اگرچہ دیکہنے مین مسطح مگر بہت بہتی ہوئی ہی اس
زمین مین بہنگ اور افیون شورہ نیل وغیرہ چیزین
پیدا ہوتی ہین اسمین احمدآباد کہیرا احمدنگر وغیرہ شہر ہین
اس علاقہ مین تہوڑا سا ملک گائیکواڑ کے تحت مین ہی
اُسمین بڑودا[2] نام سے مشہور ایک شہر خاص نہایت تونگر
لوگون سے پُر ہی اس شہر کے درمیان دو بادشاہی
سڑکین عمودی صورت پر ہین اس باعث سے یہہ شہر چار
حصون پر تقسیم ہوگیا ہی

یہان جو ملک جزیرہ نما ہی اُسکا مشرقی اور مغربی طول
تخمیناً ۸۴ کوس اور عرض اوسط تعداد سے ۸۴ کوس ہی
اس تمام جزیرہ نما ملک کے رہتے لوگ کاتہیواڑ[3] کہتے ہین

مگر اسمین کاٹھیوار گایکوار وغیرہ چند ملک ہین اُسکے
جنوبی ملک پر سمندر کے درمیان دوارکا نام سے
مشہور ایک تیرتھ ہندوؤن کا ہی اسکو جگت بھی
شاستر مین کہتے ہین اسکے سوا اور بھی یہان سوم ناتھ
وغیرہ ہندوون کے بے شمار تیرتھ ہین

کچھ یہہ ملک گوشۂ شمال و مغرب مین واقع ہی اسکے
مغرب مین سمندر اور شمال مین ملک سندھ ہی کچھ ملک کا
طول تخمیناً ۶۲ کوس اور عرض اوسط تعداد سے ۲۴ کوس ہی
اسکے شمالی اور جنوبی دو حصے ہین حصہ شمالی کی زمین
نیچی اور سمندر کے پانی سے تر رہتی ہی اس حصے کو رن
نام سے مشہور کرتے ہین اور حصہ جنوبی ٹیلے اور جنگل سے
پُر ہی صرف اس حصہ کو خصوصاً کچھ کہتے ہین اس مین
جو اونچے علاقے ہین وہانکی زمین اور ملکون کی بہ نسبت کم
پیداوار ہی مگر نیچے علاقہ ہین وہان کی زمین پیداوار

نہین ہی کیونکہ وہان پانی بہت کم برستا ہی اور وہان
برسات کا وقت بہی مقرر نہین اُس نیچی زمین کے علاقو نہین
چہوتے چہوتے نالے بہ کثرت روان رہتے ہین لیکن
بڑا دریا ایک بہی اُس ملک مین نہین ہی اِسی واسطے
موسم گرما مین جب یے نالے خشک ہوجاتے ہین تب وہان
پانی کا قحط رہتا ہی ملک کچہہ علاقہ رن کے قریب جو نالے
اور کنوین ہین وے سب تلخ پانی کے ہین علاقہ رن
مین اسکے مشرقی علاقہ پر دریاء سندہ کے دو سوتے آن کر ملے ہین
اور اَور بہی چہوتے دریا اُس مین آن کر ملے ہین جب موسم
بارش مین وے دریا طغیانی پر آتے ہین تو تمام رن مین
پانی پہیل جاتا ہی اور کچہہ اور گجرات یے دونون
ملک مثل تاپو کے ہوجاتے ہین اسطرح پر ملک کچہہ ہمیشہ
چارون طرف سے تر رہتا ہی اسی لیے شاستر مین جزیرہ نما
ملک کو کچہہ کہتے ہین مگر یہہ کچہہ ملک چارون طرف سے

پانی سے گہرا ہوا ہی اور درمیان مین ریگستان ہی اِس
ملک مین بہج انجار۔ ماندوی مندرا وغیرہ بڑے
شہر ہین اور ماندوی اور مندرا بندر ہین اِس
ملک سے کپاس سوداگری کے واسطے بمبئی مین لیجاتے
ہین اور یہان لوہا کہنگ کوئلا چینی کاغذ۔ ریشم وغیرہ
اشیا پیدا ہوتی ہین اُنکو بہی یہان سے سوداگر لوگ غیر
ملکون مین فروخت کے لئے لیجاتے ہین ٭

راجپوتانا راجوارا یا راجستان اِس ملک کے یے
نام اسلئے مقرر ہین کہ اِس مین بہت راجاؤن کے
علیحدہ علیحدہ علاقہ ہین اِن ملک کے شمال مین پنجاب
اور دلّی علاقہ ہین جنوب مین گجرات اور مالوہ مشرق مین
دلّی اور مغرب مین ملک سندہ ہی اس کا طول
۱۵۰ کوس اور تعداد اوسط سے عرض ۹۰ کوس ہے
اِس ملک مین اجمیر بہتی لوگون کا ملک بیکانیر جیسلمیر

राजपूताना

جودھپور سکھاباٹی جیپور بوندی کوٹا ادی پور اور سروہی
یے علاقہ ہین اور ٹونک وغیرہ چھوٹے چھوٹے
علاقون کے راجہ خودمختار ہین *

اجمیر یہہ رجواڑے کا چھوٹا علاقہ بالفعل انگریزون کے
تحت ہین ہی اسکے چارون طرف سب علاقہ دارون کے
علاقہ ہین اس ہین خاص شہر اجمیر نام سے مشہور ٹیلون پر
آباد ہی اس کا شہر پناہ پتھر کا ہی اس ہین رہتے بہت
تنگ اور غلیظ اور چھوٹے پیرون کی بستی بہ کثرت ہی اِس شہر
کے متصل جو ٹیلون کا سلسلہ ہی اُس کے گوشہ شرقی
و شمال ہین ایک قلعہ تاراگڈہ نام سے مشہور ہی یہہ شہر اُجین
سے تخمیناً ۱۱۳ کوس اور بمبئی سے ۳۰۰ کوس پر واقع ہی
اِس علاقہ ہین شہر اجمیر کے مغربی طرف دو کوس کے
فاصلہ پر ایک گانو پُشکر نام سے آباد ہی اور اس ہین ایک
تالاب پُشکر نام سے مشہور ہندو لوگون کا تیرتھہ کہلاتا ہی

ملک بھٹی یہہ رجواڑے کا ایک علاقہ اُس کے گوشہ
مشرق و شمال مین ہی اس کا شمالی سرحد ستلج اور دریا
دریا جنوب مین بیکانیر اور سکھا باقی مشرق مین ہریانہ
اور مغرب مین زمین ریگستان ہی اس ملک مین بھٹنیر
بھٹنیر فتح آباد وغیرہ خاص شہر ہین اسمین ایک دریا
گگر نام سے مشہور بہتا ہی اُسکی طغیانی سے زمین متصل کی
فتح آباد سے تا بھٹنیر نہایت پیداوار ہی اُسمین
دھان نیشکر تنباکو وغیرہ اشیا بکثرت پیدا ہوتی ہین
اور اس ملک کی اَور زمین پیداوار نہین ہی ٭

بیکانیر اس رجواڑے کے علاقہ کے شمال مین بھٹی
لوگون کا ملک جنوب مین جودھپور اور جی پور مشرق مین
ہریانہ اور سکھا باقی اور مغرب مین جیسلمیر ہی اس علاقہ کی
زمین اونچی اور ریگستان اور پیداوار نہین ہی یہان
بارش بہت کم ہوتی ہی سو بھی غیر مقرر اس لئے یہان پانی کا

قحط رہتا ہی اسمین کنوین اکثر ۵۰ ہاتہہ سے ۱۵۰ ہاتہہ
تک عمق مین ہوتے ہین یہان کے کاشتکار جات قوم کے
لوگ بہ کثرت ہین اس علاقہ مین بیکانیر نام سے مشہور ایک
بڑا شہر اُسکی شہر پناہ پختہ دیوارون کی بنی ہوئی ہی
اسکے ایک طرف وہان کے راجہ کا ایک قلعہ نہایت عظیم الشان
اور خوشنما بنا ہوا ہی اس شہر کے درمیان چند مکانات
اور مندر خوش وضع عمارت کے ہین اور بہت آبادی
جو پترون کی ہی اس مین پانی کمیاب رہتا ہی مگر یہان کے
قلعہ کے عین درمیان ایک کنوان شیرین پانی کا عمق مین
دو سو ہاتہہ اور عرض ۱۰ سے لیکر کے ۱۲ ہاتہہ تک ہی اسکا
پانی نہایت شیرین ہی اس علاقہ مین دوسرا شہر ایک چورو
نام سے مشہور ہی اسکے درمیان عمارت بہی خوشنما اور عظیم الشان
بنی ہوئی ہی +

جیسل میر اس رجواڑے کے علاقہ کے چارون گرد کی

زمین اکثر اوسر ہی اس مین پانی بہت کمیاب ہی اس باعث
یہان بہت کم غلہ پیدا ہوتا ہی یہہ علاقہ مغربی طرف ملک
سندہ سے اور مشرقی طرف علاقہ جودہ پور سے گہرا ہوا ہی
اس مین خاص شہر جیسل میر ہے اور یہان سب چہوتے
موضع ہین ٭

جودہ پور یہہ علاقہ راجپوتانہ کا ہی اور جس کو شاستر مین
ماروس اور لوگ مارواڑ ماروولیس کہتے ہین اس کا ایک حصہ ہی
اس کا مغربی اور شمالی حصہ جیسل میر اور بیکانیر سے گہرا ہوا ہی
اور مشرقی جنوبی حصہ جیپور اور اجمیر اور میوار سے احاطہ
کیا گیا ہی اور اس علاقہ کی زمین اکثر اوسر ہی مگر اُسکے
مجموعہ مشرق وجنوب اور مشرق مین بہت چھوٹے چھوٹے
ٹیلے ہین اُن سے نالے نکل کر روان رہتے ہین اس واسطے
اون حصون کے بعض بعض جگہہ مین کچہہ کچہہ غلہ پیدا ہوتا ہی
اور اس کے مغربی حصہ کی زمین اوسر ہی اس علاقہ مین جو زمین

علاقہ جودہ پور

مزروعہ ہی اسمین گیہون باجرا وغیرہ غلہ پیدا ہوتا ہی
اسمین کاشتکار لوگ اکثر جات ہین اس علاقہ مین سیپ
کی کہان ہی اور اسمین بسبب زمین ریگستان وہان کے
رستون مین گاڑی نہین چل سکتی اس واسطے یہان کے سوداگر
لوگ اپنے مال کو شتر یا بیل پر لاد کر لے جاتے ہین اور
کپڑا دوشالہ شکر افیون فولاد لوہا سیسے
اشیا غیر ملک سے یہان فروخت کے لئے آتے ہین اور
نمک شتر بیل گھوڑے یہان سے اور
ملکون مین لیجاتے ہین یہان پر شتر بیل اور
گھوڑا اور سب جانور نہایت زور آور اور تعریفی ہوتے ہین
جودہ پور علاقہ کے خاص باشندہ راٹھور نام سے مشہور
راجپوت کہلاتے ہین یہ لوگ خاندانی اور بہادر
ہوتے ہین اس علاقہ مین خاص شہر جودہ پور وہ
شہر پناہ سے احاطہ کیا گیا ہی اسکا محیط تخمیناً ۳ کوس سے کچھ
زیادہ

سات دروازے ہیں اس شہر کی سڑکیں نہایت کشادہ ہیں
اور اس میں چند عمارتیں خوشنما بنی ہوئی ہیں اسمیں راجہ کا
ایک قلعہ اونچے ٹیلے پر بنا ہوا ہی اور اس میں چند مکانات
۸۰ ہاتھ کے قریب اونچے ہیں اور اس قلعہ کے اندر دو
چھوٹی جھیل ہیں ان میں سے ایک رانی تالاب کرکے دوسری
گلاب ساگر کرکے مشہور ہی +

سکھاباتی یہہ راجپوتانہ کا علاقہ جنوب و شمال میں تخمیناً
۵۳ کوس طول میں ہی اور مشرق و مغرب میں عرض کچھ
کم ہی اُسکے شمال اور مشرق میں ہریانہ اور جنوب و مغرب
میں جی پور جودہ پور اور بیکانیر ہی اس کی زمین ریگستان
اسمیں چند ٹیلے پتھر کے ہیں اس ملک کا پانی خراب اور کاشتکاری
بھی خوب نہیں ہوتی اور اس علاقہ میں شیکاوٹی فتح پور
وغیرہ گلزار شہر ہیں

جی پور اس رجواڑے کی شمالی طرف ماچیری اور سکھاباتی

جنوب میں کروّلی ٹونک بوندی اور جہوتّے علاقہ مشرق
میں اجیتری بہرت پور مغرب میں اجمیر اور جودہ پور ہی
اس علاقہ کا طول تخمیناً ۶۶ کوس اور مشرق و مغرب میں
عرض ۱۴۰ کوس ہی اس ملک میں کنوئین کا پانی بکثرت ہی
مگر اس میں دریا بہت کم اسکے شمال اور گوشہ شمال و مغرب کے
حصوں کی زمین ریگستان ہی اور اس علاقہ کی درمیانی
زمین جس قدر تر ہی اس قدر گوشہ شمال و مغربی حصوں کی زمین
مگر اس میں جو زمین پہاڑی ہی اس میں چند نالے رواں رہتے
اور علاقہ جی پور کے بعض بعض جگہہ میں جو پانی بہت عمدہ
ہوتے ہیں اگرچہ جس قدر عمدہ علاقہ جودہ پور میں ہوتے ہیں
اس قدر یہاں تعریفی نہیں ہوتے اس علاقہ کے چند شہر
میں کپڑا شمشیر اور بندوق کے بنانے کے آلات خوب
ہیں یہاں عمدہ کپڑا کلابتون اور کشمیر کے دوشالہ وغیرہ
چیزیں باہر سے فروخت کے لیے آتی ہیں اس میں جیپور

سانبہر انبیر وغیرہ بڑے شہر ہین جب محمد شاہ بادشاہت
کرتا تہا اُس عہد مین راجہ جیسنگہ نے اِس شہر کو آباد کیا تہا
اس سے پیشتر اِس راجہ کا دار الخلافت انبر شہر تہا اور راجہ
جیسنگہ کے عہد مین یہہ شہر دولتمند اور علمیور لوگون سے
گلذار رہتا کیونکہ وہ راجہ بڑا قدردان اور علم کی طرف رغبت
رکہتا تہا اُس نے چند آلات علم ریاضی ایجاد کر ایک مکان
مین لگوائے تہی ❊
جیپور شہر نہایت خوب اور بہ ترتیب آباد ہی اِسمین عمارتین
پتہر کی ہین اور رستہ کشادہ اور بازار مثل شطرنج کے بنا ہوا ہی
اس شہر کی حفاظت کے لئے جنوب مین ایک قلعہ پہاڑ کا اونچے
ٹیلے پر بنا ہوا ہی اس کا محیط دو کوس کا ہی ❊
سانبہر یہہ شہر اجمیر سے ساڑہے بائیس ۲۲½ کوس کے فاصلہ
پیر ہی اِس کے گوشہ مشرق و شمال مین نو کوس طول اور ٹون
کوس عرض مین ایک جہیل کہاری پانی کی ہی اُس مین

سانبھر نمک پیدا ہوتا ہی پھر یہہ یہان سے غیر شہرون کو
فروخت کے لیے جاتا ہی ٭

بوندی اس علاقہ کی شمال طرف انتر پارا مشرق مین
چنبل ندی جسکو شاستر مین چرمنوتی کہتے ہین اور جنوب
اور مغرب مین علاقہ کوتا کے حصہ ہین اس علاقہ مین ایک
ٹیلون کا سلسلہ تخمیناً مشرق و جنوب مین لمبا ہی اسکی
جنوبی طرف ڈھلوان زمین پر بوندی نام سے مشہور ایک
شہر ہی یہی اس علاقہ مین خاص شہر ہی اسمین راجہ کا
محل سنگین پتھر ونکا بنا ہوا ہی

کوتا یہہ رجوارے کا چھوتا علاقہ چنبل دریا کے مشرقی حصہ
مین ہی اسمین خاص شہر کوتا چنبل دریا کے مشرقی کنارے
پر آباد ہی اسکی شہر پناہ پتھر کی دیوارون کی ہی اسکا طول
مثل مستطیل کے ہی اس مین پتھر کی بہت عمارتین خوشنما بنی ہوئی
ہین اس شہر کے مغرب مین چنبل دریا اور گوشہ شمال و

مغرب میں ایک تالاب خوب صاف پانی کا ہی اس تالاب کی
دونون سمتوں میں پتھر کے گہات بنے ہوئے ہیں اسکے
درمیان ایک محل جگ مندل نام سے مشہور بنا ہوا ہی
اُدیپور یہہ علاقہ راجپوتانے کے جنوبی حصہ میں ہی
چیتور اور میواڑ بے دو ملک اسکے درمیان ہیں اسکے
شمال میں جودہ پور مشرق میں کوتا بوندی اور جنوب
میں مالوا اور گجرات کے کچہہ ملک اور مغرب میں سروہی
اور جودہ پور ہی اس علاقہ کی زمین میں ٹیلے بہ کثرت ہیں تو
بہی بہت چہوتی چہوتی ندیان بہتی ہیں اس باعث سے اسمیں
نیشکر تنباکو افیون گیہون دہان اور باجرا یہہ
سب غلہ اگر اپنے موسم میں بوئے جاویں تو پیدا ہوتے ہیں
اس علاقہ میں لوہے کی کہان ہی اور یہان لکڑی
بہ کثرت اُس میں اُدیپور چیتور اور کُمبہیر خاص شہر ہیں
اُدیپور شہر کے شمال میں تخمیناً ۱۳ کوس فاصلہ پر گندہ کی

کہاں ہی اِس علاقہ کی زمین سخت اور اِس مین رستہ
بیابانی نہایت بوسیدہ ہین +
اُدیپور اِس شہر کے چارون گرد تیلون کا ایک سلسلہ
بشکل محیط ہی اسکے ایک ہی رستہ مین ہوکر گاڑی جاسکتی ہی
اور دو رستہ اِس قدر تنگ ہین جن مین ہوکر صرف
ایک ہی گہوڑا نکل سکتا ہی اور اِس شہر کے راجہ رانا
کہلاتے ہین اُن کا خاندان راجپوتون مین نہایت شریف
اور بزرگ شمار کیا جاتا ہی +
سروہی یہہ راجپوتانے کا تیرا علاقہ ہی اسکے گوشہ
مغرب وجنوب مین واقع ہی اُسکے شمال مین اُدیپور زمین
ہی جنوب مین گجرات مشرق مین میواڑ اور چیتوڑ اور مغرب
مین بانا نام کرکے ایک دریا ہی اِس علاقہ کی شرقی حصہ کی
زمین نیچی اونچی اور تیلون کی ہی تو بہی اُسکے مغربی حصہ کی
زمین کی بہ نسبت زیادہ پیداواری مغربی حصہ مین پانی کا

پر انحصار رہتا ہی اس علاقہ مین اسی نام کا ایک خاص شہر ہی
مالوا یہہ ہی ملک خاندیس کے شمالی طرف ہی اسکے
مشرقی طرف بندیلہ مغربی طرف گجرات اور شمالی طرف
راجپوتانہ ہی اس ملک کی جنوبی سرحد پر بندھاچل
پہاڑ کا سلسلہ ہی اس ملک کا طول تخمیناً ۷۰ کوس
جنوبی اور شمالی عرض ۲۵ کوس ہی اس ملک کی زمین
کی مٹی سیاہ اور نرم ہوتی ہی اس مین کپاس نیشکر
افیون تمباکو وغیرہ اشیا بہ کثرت پیدا ہوتی ہین
ان سب چیزون کو تجارت کے واسطے گجرات مین لے جاتے ہین
اور یہان سے کپاس مرزاپور کو سوداگر ہی سکے بیچ لیے
جاتی ہی پہر وہان سے دریا گنگ مین ہوکر کلکتہ کو چلی
جاتی ہی اس ملک مین بندھاچل پہاڑ سے نکلکر چہوتی
چہوتی ندیان بکثرت روان ہین مگر کشتی چلنے کے
لائق ایک بھی ندی نہین ہی اس ملک مین خاص ندیان

چنبیا اور چنبل ہیں اس ملک میں چند شہر بڑے ہیں اور ملک
مالوا میں نہایت قدیم ایک شہر اجین نام سے مشہور ہے
چنبیا ندی کے کنارے پر آبادی ہے اسمیں مندر بہ کثرت
ہیں اور تعداد باشندگان تخمیناً ۱۵۰۰۰۰ لاکھ ہی
اس ملک میں دوسرا شہر بند ہاچل پہاڑ کے متصل اندور
جو ہلکر کا دارالریاست ہے تیسرا شہر دہارانگر ہے یہ قدیم
زمانہ میں بڑا شہر تہا اسمیں بالفعل بہی ۳۸۰۰۰ تعداد
باشندگان ہی چوتہا شہر بہوپال بند ہاچل پہاڑ کے
قریب آبادی اس ملک کے گوشہ شمال و مغرب میں
ایک شہر پرتاب گڈہ نام سے مشہور ہی اس شہر سے
ایک بڑا دورا گجرات اور کچہہ ملک کو جاتا ہی یہاں سونے کا
کام نہایت عمدہ تیار ہوتا ہی *

گوالیر کا علاقہ مالوا کے گوشۂ مشرق و شمال کی سمت مین

واقع ہی اُس کا دار الریاست شہر گوالیر ہی اُسمین

ایسا مضبوط قلعہ بنا ہوا ہی کہ بعہد بادشاہان دلّی

جو لوگ سرکشی کرتے تھے وے اسمین محبوس ہوتے اور

وہ شہر آگرہ سے جنوبی سمت مین پینتیس ۳۵ کوس کے

فاصلہ پر ہی +

بندیل کھنڈ یہ بندیلونکا ملک مالوا سے مشرق مین ہی

اسکی سرحد شمالی جمنا ہی اور مشرقی بگھیل کھنڈ

جنوبی مالوا اور براڑ اس مین تخمیناً پچیس ۲۵ لاکھ

آدمی ہین اور ضلع ہمیرپور اور باندا اُسکے حصّے ہین مگر

ممالک مغربی مین تصوّر کیے جاتے ہین +

اُس علاقہ مین بندھیاچل بندیر بنھگھات پہاڑ ہین

اور بھیتوا کین دلسین خاص ندیان +

تمرا بالاب شل جھیل کے آدمیو نکا بنایا ہوا ہی جس سے

گیہوں کی آب پاشی ہوتی ہی اس علاقہ میں خاص شہر باندا
مہوبا کلینجر جیت پور چھتر پور اجیگڑہ چہانسی
پنّا وغیرہ ہیں اِن میں قصبہ پنّا بندھیاچل کی
پہاڑی زمین پر بستا ہی اور چھتر پور سے گوشہٴ مشرق وجنوب
میں سولہ کوس کے فاصلہ پر اور اجیگڑہ سے سات کوس کے
فاصلہ پر ہی یہاں بڑے بڑے محل اور مندر اب تک
بنے ہوئے ہیں اور اُسکے چاروں گرد تالاب بہ کثرت ہیں
اور یہاں جواہر کی کہان ہی اس حصہ میں شہر باندا سے
تخمیناً اٹھارہ کوس کے فاصلہ پر ایک جگہہ ہی جسکو شاستر میں
چترکوٹ کہتے ہیں +

ملک ریوا بندیل کہنڈ کے مشرق میں بگھیلا ندی کے
کنارے پر واقع ہی اور الہ اباد سے پینتیس کوس
کے فاصلہ پر اس میں خاص ندیاں توس
یہاں بیگا ہیں +

شہر آگرہ گوالیر کے شمال میں تینتیس ۳۳ کوس کے فاصلہ پر آباد ہی
جس کا ذکر ہو چکا ہی وہ ممالک مغربی کا دار الحکومت ہی

اس سے اب ممالک مغربی کا بیان شروع ہوا ہی

ممالک مغربی کی سرحد مشرقی بہار اور دریا لاسو ہی
اور سرحد مغربی راجپوتانا اور دریاء ستلج اور سکھ
لوگوں کا علاقہ جو ستلج کے اس پار ہی سرحد شمالی نیپال
اور ہمالیہ پہاڑ اور سرحد جنوبی گوالیر بندیل کھنڈ اور
ریوا ہی اس ممالک مغربی کا طول سب سے زیادہ سات سو میل
اور عرض زیادہ سے زیادہ دو سو میل ہی اور یہہ اکتیس ۳۱
ضلعوں سے شامل اور چھ قسموں پر منقسم ہی اور ان
اکتیس ۳۱ ضلعوں کے سوائے (۱) کماؤن گڑوال (۲)
بہتیانا (۳) دیرادون (۴) ساگر اور اضلاع
جو نربدا میں واقع ہیں (۵) جالون اور جہانسی (۶)
اجمیر اور میواڑ (۷) بنارس جادرہ بیج چندیری

کچھواہا گہار بندیر ہردوا بند ہیا مان پور (۸) کوت قاسم یے سب ملک نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی کے تحت مین ہین ٭

اب قسمونکا بیان مشرق سے جہان ترہٹ اور بہار ملتا ہی شروع ہوتا ہی

ممالک مغربی کی خاص ندیان یے ہین گنگا جمنا رام گنگا گہاگرا عرف شاردا گومتی راپتی کین بیتوا سون دیوہا اور کوسی ان ندیون مین سے گنگا جمنا رام گنگا گہاگرا گومتی راپتی اور کوسی ہمالیہ پہاڑ سے نکلی ہین بیتوا اور سون کا مجری گوندوانہ مین ہی اور کین کا منبع ملک بوندیل کہند مین ہی گنگا کا منبع گنگوتری مین ہی جو دہ ہزار فٹ سمندر کے سطح سے اونچی ہی ہردوار کے پاس یہ دریا دس کے اندر بہتا ہی اور الہ آباد مین جمنا سے ملحق ہوکر اور خلیج بنگالہ

مین جا ملا ہی اسکا کل طول ساڑہے آتہہ سو میل ہی
جو شہر خاص کنارہ گنگا پر واقع اور ممالک مغربی میں
شامل ہین یہ ہین ہردوار کنکہل گدہ مکتیشر
فرخ آباد کانپور الہ آباد مرزاپور چنار بنارس
غازیپور جمنا کا منبع جمنوتری ہی وہ اس دیس
مین بہتی ہی جو ساہرنپور سے ۴۴ میل اوپر کی
طرف واقع ہی اور ۴۵ میل کے فاصلہ پر ہردوار سے
مغرب کی طرف اس کا طول ۸۰ ۷ میل ہی خاص
شہر اسکے کنارے پر یہ ہین دہلی بندرابن
متہرا اگرہ اٹاوہ کالپی اور ہمیرپور جو ملک
گنگا اور جمنا کے درمیان ہی وہی دوآبہ کہلاتا ہی
اُسمین اضلاع مندرجہ ذیل شمال اور مغرب سے
لیکر یہ ہین سہارنپور مظفرنگر میرتہہ بلندشہر
علیگڈہ متہرا اگرہ اتاوہ مینپوری فرخ آباد کانپور فتحپور اور الہ آباد

رام گنگا جن شہرون کے بیچ مین بہتی ہی وے
سے یے ہین کماؤن مراد آباد اور بریلی اور درمیان
بدایون و شاہ جہان پور تین سو ۳۰۰ میل بہہ کر گنگا سے
مل گئی ہی قنوج کے مغرب کی طرف بفاصلہ
۲۰ میل کے +

شہر مراد آباد اور بریلی اسکے کنارے کے پاس
آباد ہین شاردا جسکو گھاگرا اور سرجو اور دیوا
بھی کہتے ہین ہمالیہ پہاڑ سے نکل کر برمہہ دیو کے پاس دیس
مین داخل ہوا ہی وہ ضلع شاہجہانپور کی شمالی حد ہی
اور اودہ کے بیچ مین اور درمیان گورکھپور اور
اعظم گڈہ کے بہتی ہی وہ ضلع غازیپور مین ممالک
مغربی کی حد شرقی پر گنگا سے ملحق ہی +

گومتی اسکا وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ وہ گھومتی ہی اسکا
منبع کماون ہی شاہ جہان پور اودہ اور جونپور مین

ہوکر بنارس سے بفاصلہ ۷ میل پورب کی طرف گنگا سے
مل گئی ہی شہر لکہنؤ اور جونپور اُسکے کنارے پر واقع
ہین +

راپتی اس ندی کے کنارے پر شہر گورکہپور آباد ہی
اودہ اور گورکہپور مین ہوکر گنگا سے ملی ہوئی ہی
کوسلا کوہ کماؤن سے نکلکر ضلع مرادآباد اور رامپور کی
جاگیر مین بہکر ضلع مرادآباد مین رام گنگا سے ملی ہی
دیوہا باگرا اس ندی کے کنارے پر شاہجہانپور اور
بیسلی بہبت واقع ہین وہ ضلع بریلی اور شاہجہانپور اور
ملک اودہ مین بہکر قنوج کے مغرب کی طرف گنگا سے
مل گئی ہی +

جیتوا اور کین جمنا سے ملے ہوے ہین اول ضلع ہمیرپور
مین اور دوسرے ضلع باندا مین + سون ندی ضلع مرزاپور
کے جنوبی پرگنجات کے بیچ مین بہتی ہی +

پہاڑ

ممالک مغربی مین کوئی پہاڑ نہین ہی سواے سلسلہ کوہ
ہمالیہ کے جو کماؤن کے گدہوال اور دیرہ دون کے ضلعون
مین واقع ہی پہاڑیان سون ندی کے پاس ضلع
مرزاپور اور الہ آباد اور باندا اور ہمیرپور کے جنوبی
پرگنجات مین ملی ہین پہاڑون کا ایک سلسلہ آگرہ
متہرا اور گورگانوہ کے مغربی پرگنجات مین واقع ہی
دوسرا سلسلہ ہریانہ اور بہتیانہ مین ملتا ہی سوا الگ
جو سلسلہ ہمالیہ سے خارج ہوکر سہارنپور اور دیرہ دون
کے درمیان مین حد ہی جو ملک کوہ ہمالیہ کے دامن مین
واقع ہین بن اور جنگل ہین جو زمین جنگل اور دیس کے
درمیان ہی وہ ترائی کہلاتی ہی یعنی وہ ایک وسیع
جھیل ہی اس جنگل اور ترائی مین ہاتھی اور شیر وغیرہ
درندے جانور رہتے ہین +

ممالک مغربی کی زمین مسطح اور سیر حاصل ہی اور اجناس
مفصلۂ ذیل پیدا ہوتی ہین گیہون جو چنا اور ارد
موتہہ مونگ دہان جوار باجرا مکا تل مسور
سرسون السی کسوم لال مرچ آلو کپاس ہلدی
نیل ایکہہ تنباکو +

بنارس اور رہیلکہنڈ اور میرٹہہ کی قسمتون مین
شکر کا تردد زیادہ ہوتا ہی باندا اور ہمیرپور مین
آل پیدا ہوتی ہی +

ممالک مغربی مین کوئی کہان کوئلہ کی نہین مگر سنگرولی
ضلع مرزاپور مین اسکی کہان ہی گوالیر سے لوہی کی
تجارت ہوتی ہی +

پالتو جانورون مین یے جانور خاص ہین گھوڑا بہینس
بیل بکری بہیڑی اونٹ اکثر بکنے نجد سے آتے ہین
مگر بہتیانہ اور حصار مین بہی پیدا ہوتے ہین

آب و ہوا ممالک مغربی کی گرم اور خشک ہی خصوصاً دوآبہ
مین اور اُن اضلاع کی جن کے بیچ مین دریاے گنگ جاری
ہی قسمت رہیل کہنڈ گورکہہ پور اور سہارنپور کی آب و
ہوا مرطوب ہی کیونکہ وے سلسلۂ کوہ ہمالیہ سے
قریب ہین جو ضلع قسمت دہلی مین شامل وے زیادہ
از حد گرم ہین ✣

ممالک مغربی مین تین موسم ہوتے ہین جاڑا جو ماہ اکتوبر سے
مارچ تک ہوتا ہی گرمی اپریل سے جون تک ان مہینون مین اکثر
ہواے گرم مغرب کی طرف چلتی ہی برسات نصف جون سے ستمبر تک
ممالک مغربی کی مردم شماری تخمیناً ساڑہے تین کروڑ
سے کم نہوگی اور اون ۳۱ ضلعون کی مردم شماری
جنکو خاص ممالک مغربی کہہ سکتے ہین تین کروڑ دو لاکہہ
اکہتر ہزار آٹھ سو بچاسی جسمین ہندو دو کروڑ ۵۰ لاکہہ
۴۲ ہزار ایک سو ایک اور مسلمان ۲۵ لاکہہ ۷ ۴ ہزار

سات سو اکہتر ہین اکیاسی ہزار ۹ سو آٹھہ موضع ہین
اور کل رقبہ ۲۷ ہزار ۹۴ میل مربع اور فی میل مربع
بحساب اوسط چار سو بیس آدمی بستے ہین ✦
پہلی قسمت بنارس اسکی سرحد شمالی نیپال اور گنڈک
ندی اور سرحد مغربی الہ آباد اور اودہ اور جنوبی ریواں
اور سرحد مشرقی بہار اور بالا موئہی اس قسمت
مین سب سے مشرقی طرف کا ضلع غازی پور ہی
اور ضلع غازی پور کے مغربی و جنوبی گوشہ مین ضلع
بنارس ضلع بنارس کے مغربی و جنوبی گوشہ مین مرزاپور
اور ضلع مرزاپور کے شمال مین ضلع جونپور اور ضلع جونپور
کے شمال مین ضلع اعظم گدہ اور ضلع اعظم گدہ کے شمال مین
ضلع گورکھہ پور ہی اور اس قسمت مین کل موضع
بینتیس ہزار تین سو تینتالیس ہین اور اس کا کل رقبہ
انتیس ہزار آٹھہ سو چھتیس مربع میل ہی اور جمع سالانہ

اسّی لاکہہ سے کچہہ زیادہ اور تعداد باشندگان قریب ساٹہہ ہے ۹۴ لاکہہ من جملہ اس کے ۸۴ لاکہہ سے اوپر ہندو ہین اور قریب سوا دس لاکہہ کے مسلمان اور اس قسمت مین گنگا گوگرا گومتی راپتی اور سون خاص ندیان ہین اور چہوٹا سا پہاڑ مرزاپور کے جنوب مین ٭

٭ اب شہرون کا ذکر ہوتا ہی ٭

شہر بنارس جسکا نام شاسترمین بارانسی ہی اور ہندو لوگ اسکو کاشی کہتے ہین دریا گنگ کے مغربی کنارے پر بستا ہی اور ممالک مغربی کے سب شہرون سے تراہی اسمین دیوتاؤن کے مندر بہ کثرت ہین منجملہ اُن کے بشویشور ناتہہ کا مندر جو نہایت خوشنما اور مطلا ہی اور اس شہر مین تجارتی چیزون کی آمد و رفت غیر ملکون سے بکثرت رہتی ہی اور دولتمند لوگ زیادہ اور اس شہر مین ہوا پاس گنگ کے کنارے پر ایک محل راجہ جیسنگہہ کا

بنا یا ہوا ہی اُس کا نام مان مندر اسمین راجہ موصوف نے

چند آلات چونا اور پتہر کے طیار کروا کر جو علم ریاضی سے

علاقہ رکہتے ہین قائم کئے اور اُن کے بنانے کی ترکیب

اور فائدہ کا بیان اُسمین ہی جو راجہ مذکور نے سدانت

سمراٹ نام سے مشہور ایک کتاب بنائی ہی +

اِس شہر مین تعداد باشندگان ایک لاکہہ چوراسی ہزار

اور یہان ہندوستان کے سوا ے غیر ملکون کے بہی آدمی

رہتے ہین اور سن اٹہارہ سو گیارہ مین سرکار انگریز بہادر نے

واسطے ترقی علوم کے ایک مدرسہ مقرر کیا اور اِن روزون

مین میجر کیٹو صاحب نے جو فن معماری مین یکتا اور نامور

تہے ایک مدرسہ ڈیڑہ لاکہہ روپیہ لگا کر طیار کروایا جسکا

ثانی اِس ملک مین کوئی دوسرا مدرسہ نہین اُسکو نواب

لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی نے سن اٹہارہ سو

ترپن کی شروع مین بڑی دہوم دہام سے منتقل کیا

اور اس شہر میں ساڑہے تین سو مکاتب اور
پانچ ہزار طلبہ سے کم نہیں ہیں اور یہاں سے
تخمیناً ڈیرہ کوس کے فاصلہ پر دریائے
گنگ کے کنارے میں ایک موضع رام نگر ہی
جس میں بالفعل بنارس کا راجہ بود و باش رکھتا ہی
اس شہر سے گوشہ شمال و مشرق میں اکتالیس میل
کے فاصلہ پر دریا گنگ کے گوشہ شمال اور مغرب میں شہر
غازی پور ہی اس میں عطر گلاب بہت عمدہ کھنچتا ہی
اور یہاں سرکار انگریز بہادر کی ایک بری گھڑسال ہے
اور ایک بڑا مینار مارکوس آف کارن والس گورنر جنرل
کی یادگاری کے لیئے ایک لاکھ روپیہ لگ کر طیار ہوا ہی
شہر گورکھپور راپتی کے کنارے پر بنارس سے
بفاصلہ ۵۰ کوس کے شمال کیطرف واقع ہی آیمیں
قریب پچاس ہزار کے آدمی رہتے ہیں +

جونپور بنارس سے گوشۂ مغرب شمال مین اٹھارہ
کوس کے فاصلہ پر گومتی ندی کے دونون کنارون پر
بسا ہی اور سلطان فیروز نے اسکو آباد کیا تھا فخر الدین
جونا کے نام سے مشہور کیا وہ مسلمانون کا قدیم شہر ہی
اسمین اب مسلمانون کی عمارت شکستہ ہو گئی اور بادشاہ
اکبر کے عہد مین جو ایک پل طیار ہوا تہا اب بہی موجود ہے
اور وہ اب مضبوط بنا ہی کہ بسبب طغیانی دریا کے
ڈوب بہی گیا مگر ٹوٹتا نہین *
اعظم گڈہ یہہ شہر جونپور سے گوشہ شمال و مشرق
مین بیس کوس کے فاصلہ پر واقع ہی اس مین دس ہزار
آدمی سے کچہہ کم بود و باش رکہتے ہین اور یہان پیشتر
کپڑے کی تجارت بہت تہی *
چنار گڈہ بنارس سے گوشۂ جنوب و مغرب مین تخمینا
آٹہہ کوس کے فاصلہ پر دریاء گنگ کے مشرقی

کنارے پر آباد ہی +

مرزاپور یہہ شہر بنارس سے دکن کو کچھہ جھکا ہوا مغرب مین تخمیناً پندرہ کوس کے فاصلہ پر دریاے گنگ کے جنوبی کنارے پر آباد ہی اسمین اور شہرون کی بہ نسبت تجارت بہ کثرت ہوتی ہی اور دکن ہندوستان سے اشیاء سوداگری کی آمد و رفت رہتی ہی خصوصاً روئی کی تجارت یہان زیادہ ہی اور بنگالہ سے ریشم آتا ہی اور یہان سے جنوب و مغرب کو جاتا ہی اور قالین بہت عمدہ طیار ہوتا ہی +

دوسری قسمت الہ آباد اسکے مشرقی سرحد مرزاپور اور جونپور اور شمالی سرحد صوبہ اودہ اور مغربی سرحد سمت آگرہ اور جنوبی سرحد بندیلکھنڈ اور ریوا ہی اس قسمت مین کل موضع دس ہزار اکیسو گیارہ اور اسکا کل رقبہ ۱۱۹۷۱ مربع میل اور جمع سالانہ ۷۰ لاکھ ۷۰ ہزار ۵۰ روپیہ

تعداد باشندگان ۱۷۰۲۵۶ ہم من جملہ اسکے قریب ۱۳ لاکھہ
کے ہندو ہیں اور کچھہ اوپر سوا چار لاکھہ مسلمان
اس قسمت ہیں پانچ ضلع ہیں پہلا الہ آباد جو قسمت
بنارس سے ملحق ہی دوسرا فتحپور الہ آباد کے
مغرب کی طرف تیسرا باندا فتحپور کے جنوب کے
طرف چوتھا ہمیر پور گوشہ شمال و مغرب باندا ہیں
پانچواں کانہہ پور ہمیر پور کے اوتر کی طرف اس قسمت کے
ضلع الہ آباد اور ہمیر پور اور باندا کے پرگنہ جات ہیں
چھوٹے چھوٹے پہاڑ واقع ہیں اور اس ہیں گنگا
جمنا کین بیتوا خاص ندیاں ہیں اور دریا گنگ
صوبہ اودہ اور قسمت الہ آباد کے درمیان بہتا ہے
اور گوشہ شرق الہ آباد کا قسمت بنارس کے شمال میں
ہی الہ آباد میں جمنا اور گنگا ملتی ہیں اور دو ندیوں کے
درمیان جو ملک واقع ہی وہ دوآب کہلاتا ہی ✤

ضلع کانپور فتحپور اور الہ آباد اِن کا شمار ملک

دواب میں ہوتا ہی اور کین ندی ضلع باندا میں اور

بیتوا ندی ضلع ہمیرپور میں بہتی ہوئیں جنوبی سمت سے

جمنا میں ملتی ہیں *

الہ آباد یا پریاگ یہہ شہر بنارس سے مغرب میں سینتیس [۳۷]

کوس کے فاصلہ پر جمنا اور گنگا کے ملاپ میں واقع ہی

اور پہر کر بنایا شہر اکبر بادشاہ نے بسایا ہی سترہ سو تینتیسہ [۱۸۰۱]

میں یہہ انگریزوں کے تحت میں آگیا اور یہہ شہر میں یہہ

ممالک مغربی کا دار الحکومت تہا اب اکبر آباد ہی اور

یہہ شہر پانی کی راہ ہوکر سمندر سے چارسو کوس

ہی اور خشکی کی راہ ہوکر پونے تین سو کوس اور اسمیں

ایک قلعہ پتہر کا نہایت سنگین بنا ہوا ہی جسمیں لڑائی کا

سب لوازمہ جمع رہتا ہی *

تعداد باشندگان پینتیس [۳۵] ہزار سے کچہہ اوپر ہی

فتح پور یہہ شہر الہ آباد سے گوشۂ دکن و شمال مین تخمیناً چھبیس ٢٦ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی اور یہہ شہر اگلے زمانہ مین بڑا شہر تہا اب صرف اتنے آدمی ١٤٠٠ بستے ہین ❊

باندا یہہ شہر فتحپور سے گوشۂ جنوب و مغرب مین تخمیناً تینتیس ٣٣ کوس کے فاصلہ پر اور الہ آباد سے مغرب مین پینتالیس ٤٥ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی پہلے زمانے مین یہان تجارت بکثرت ہوتی تہی تعداد باشندگان ٣٤٠٠٠

کانہپور یہہ شہر فتحپور سے گوشۂ شمال و مغرب مین تینتیس ٣٣ کوس کے فاصلہ پر دریا سے گنگ کے جنوبی کنارے مین بستا ہی اور یہہ شہر ممالک مغربی مین کمپنی کی فوج کے سبب سے بڑی چہاونی تہی تعداد باشندگان ١٠٠٠٠٠ ایک لاکھ ❊

کالپی یہہ شہر کانہپور سے گوشۂ مغرب جنوب مین

بائیس کوس کے فاصلہ پر جمنا کے جنوبی کنارے پر واقع
ہی اور یہان زمانۂ سلف مین تجارت بکثرت ہوتی تھی
مگر اب بھی روئی کی تجارت ہوتی ہی اور یہان مصری
اور کاغذ بہت عمدہ بنتا ہی +

تعداد باشندگان قریب ۱۹ ہزار کے ہی +

اس شہر کے قریب سنہ سترہ سو چھپن میں انگریز بہادر
اور مرہٹون کے درمیان لڑائی ہوئی اسمین مرہٹون کی
شکست ہوئی +

تیسری قسمت آگرہ اسکی سرحد شرقی ضلع کانپور اور صوبہ
اودہ اور سرحد شمالی رہیلکھنڈ اور ضلع علیگڈہ اور سرحد مغربی بھرتپور
سرحد جنوبی دہولپور اور گوالیر تھا اس قسمت مین

کل موضع ۷۰۱۸ کل مربع میل ۹۲۹۸ جمع ۱۵۲۴۳۹۴
تعداد باشندگان ۳۷۳۱۵۶۴ من جملہ اسکے ہندو
۳۲۹۸۹۸۳ مسلمان ۳۸۸۱۷۲

اس قسمت مین پانچ ضلع ہین فرخ آباد جو کانہہ پور سے
ملحق ہی دوسرا اتاوہ فرخ اباد کے جنوب کی طرف
تیسرا اگرہ کے اوتر کی طرف مین پوری اتاوہ کے شمال
کی طرف چوتہا اگرہ مین پوری کے گوشہ مغرب و جنوب
مین پانچوان متہرا اور اس قسمت مین ضلع فرخ آباد
کی سرحد شمالی گنگا ہی اور ضلع متہرا آگرہ اور اتاوہ
مین جمنا بہتی ہی اور یہہ ندی ضلع مین پوری کی سرحد
جنوبی ہی چنبل اتنگن یا کالی ندی ضلع اگرہ مین
ایسن ضلع اتاوہ فرخ اباد اور مین پوری مین
اور کالی ندی ضلع مین پوری اور فرخ آباد مین ہی
اس قسمت مین کوئی پہاڑ نہین صرف ضلع متہرا کے
پرگنہ سہار اور ضلع اگرہ کے پرگنہ فتحپور سیکری مین
چہوتے سے پہاڑ تیلے کی مانند ہین
آگرہ یا اکبر اباد یہہ شہر جمنا کے جنوبی کنارے پر بستا ہی

اور بالفعل ممالک مغربی کا دار الحکومت ہی شہر اور
سواد شہر مین تعداد باشندگان ۸۸۰۰۰ ہزار اُن مین
سے قریب تین حصہ کے ہندو ہین باقی مسلمان بیشتر ہین
یہہ شہر ہندؤنکا ایک گانو تہا پہر اسکو اکبر بادشاہ نے
آباد کر اُسکا نام اکبراباد مقرر کیا اور یہان اب بہی چند
عمارتین بہت عمدہ بنی ہوئی ہین اُن مین سے قلعہ لال پتہر کا
نہایت سنگین اور مضبوط بنا ہوا ہی جسکے اندر موتی مسجد
سنگ مرمر کی نہایت خوش قطع طیار ہی اور قلعہ کے
دروازہ کے آگے جامع مسجد اور قلعہ کے پاس ایک تاج محل ہی
جسکو شاہجہان بادشاہ نے بیگم ممتاز النسا کی یادگاری کے
لیے بیش قیمتی پتہرون کو جڑدا کر سنگ مرمر کا بنوایا تہا اور
اُس کا ثانی دوسرا مقبرہ کسی ملک مین نہین اور بہت سا
روپیہ لگ کر طیار ہوا اور ایسا مضبوط ہی کہ تخمیناً دوسو برس
ہوئے کہ اب بہی ویسا ہی بنا ہوا ہی *

اس شہر میں ایک سرکاری مدرسہ ہی جسمین انگریزی فارسی
عربی وغیرہ زبانیں اور علوم پڑہائے جاتے ہیں اور یہان
جمنا میں ایک پل بندہا ہوا ہی جو نیچے سے پیپے لگاکر
اور اوپر لٹھوں سے پٹ کر طیار ہوا ہی اور جمنا کے پار
ایک مقبرہ اعتماد الدولہ کے نام سے مشہور بنا ہوا ہی جسکے
درمیان پتہروں میں ہر طرح کی جالی کا کام ہی *

شہر اگرہ سے شمال میں تین کوس کے فاصلہ پر سکندرہ ہی
جسمیں بادشاہ اکبر کی قبر بنی ہوئی ہے *

فتح پور سیکری یہہ شہر اگرہ سے مغرب میں ۱۲ کوس کے
فاصلہ پر واقع ہی وہان بادشاہ اکبر کا محل اور
اسکے وزیر فیضی اور بیربل وغیرہ کے مکانات سنگین
عظیم الشان بنے ہوئے ہیں اور بادشاہ اکبر کے پیر سلیم چشتی
کی درگاہ سنگین خوش قطع عالی عمارت بنی ہوئی ہی
متھرا یہہ شہر اگرہ سے گوشہ شمال و مغرب میں اٹھارہ کوس کے

فاصلہ پر جمنا کے مغربی کنارے پر آباد ہی یہہ
ہندو لوگون کے تیرتھ کی جگہہ ہی اسمین ایک قلعہ قدیم تہا
ہوا ہی جسمین راجہ جیسنگہ نے آلات ستارہ بینی کے
طیار کر لگوائے ہین اور اس شہر مین ہندو دیوتاؤن کے
مندر بکثرت ہین +

تعداد باشندگان ۵۰۰۰۰ پچاس ہزار سنہ ۱۰۱۸ع مین محمود
غزنوی نے اس شہر کو غارت کیا اس شہر کے جمنا کے
اس پار ایک گانو گوکل بستا ہی اور اسکے شمال مین
چار کوس کے فاصلہ پر برندابن ہی جسمین ایک مندر
عظیم الشان اور عمدہ بنا ہوا ہی اور وہان فقیر سادہو اور
بندر بہت رہتے ہین اور اس سے مغرب مین سات
کوس کے فاصلہ پر گوبردہن اسکے متصل ایک تالاب اور
سورج مل کی چہتری بنی ہوئی ہی +

کوسی یہہ قصبہ متہرا سے شمال مین تیرہ کوس کے فاصلہ پر

واقع ہی اور روئی کی تجارت ہوتی ہی +

تعداد باشندگان تخمیناً ۱۲ ہزار ہی +

ضلع آگرہ کے مشرق مین ضلع اتاوہ ہی اور شہر اتاوہ آگرہ سے تخمیناً بتیس ۳۲ کوس کے فاصلہ پر جمنا کے مشرقی کنارے مین بستا ہی اُسکے چارون گرد مین ہرا بھرا اور اتاوہ سے مغرب مین پانچ کوس کے فاصلہ پر ایک چھوتا شہر جسونت نگر ہی جس مین مہاجن لوگ رہتے ہین اور کپڑے کی قسم سے موتا چارخانہ عمدہ طیار ہوتا ہی +

اس ضلع مین اوریا لکھنا بھوند بڑے قصبے ہین ضلع مین پوری ضلع اتاوہ سے شمال مین ہی اور مین پوری خاص چھوتا قصبہ اتاوہ سے شمال مین اٹھارہ کوس کے فاصلہ پر آباد ہی اور تعداد باشندگان ساڑھے تین ہزار اس ضلع کے سب قصبون سے شکوہ آباد ایتا اور بھوگانو بڑے قصبہ ہین +

ضلع فرخ آباد ضلع مین پوری سے مشرق مین ہی اور فرخ آباد
خاص مین پوری سے اٹھارہ کوس کے فاصلہ پر دریاے
گنگ کے مغربی کنارے مین بستا ہی اس مین سوداگر
آڑہتیے لوگ نہایت دولت مند رہتے ہین اور تجارتی
اشیاے غیر ملکون سے آتی ہی اور کپڑا برتن اور چھینٹ
بہت عمدہ طیار ہوتی ہی اور شہر کلکتہ سے کپڑا سوداگری
کے لیے یہان آتا ہی اور یہان سے ممالک مغربی مین
فروخت کے لیے جاتا ہی اور یہان سے ڈیڑہ کوس کے
فاصلہ پر فتح گڑہ ہی وہان انگریز بہادر کی چھاونی رہتی
ہی اور ایک قلعہ ہی جس مین توپون کے چرخ طیار ہوتے
ہین فرخ آباد مین تعداد باشندگان تخمینا ۶۰۰۰۰ ہزار ہی
قنوج یہہ شہر فرخ آباد سے گوشۂ جنوب و مشرق میں
بارہ کوس کے فاصلہ پر کالی ندی کے کنارے ہی
دریاے گنگ سے ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر بستا ہی اور

جس زمانہ میں مسلمانون نے مغرب سے آکر ہندوستان
میں حملہ کیا تہا اُس زمانہ میں ہندؤن کے راج کی یہان
بہت ہی ترقی اور آبادی تہی اسکے باعث یہہ بڑا شہر گنا
جاتا تہا مگر بالفعل اسکی عمارت شکست ہوگئی ہی اور
آبادی بہی کم اور تعداد باشندگان ۱۶۵۰۰ سے سولہ ہزار
اس میں عطر گلاب پہلیلی اور مٹہائی کی قسم سے
گلقند پلنگ پوش اور کاغذ تختہ بنتا ہی *

جو تہی قسمت دلّی اس قسمت کی سرحد مشرقی قسمت میرٹہہ
اور شمالی سکہہ لوگون کا ملک جو ستلج کے اس پار ہی
اور سرحد مغربی بیکانیر اور سرحد جنوبی متہرا اور
راجپوتانہ ہی *

اس قسمت میں چہہ ضلع ہیں پہلا گورگانوہ ضلع متہرا کے
شمال کی طرف دوسرا دلّی گورگانوہ کے شمال کی طرف
تیسرا پانی پت دہلی کے شمال کی طرف چوتہا رہتک

دہلی اور پانی پت کے مغرب کی طرف پانجوان ہسار ریتک ہ
کے مغرب کی طرف اسمین تعداد موضع ۳۳۳۳ کل رقبہ مربع
میل ۳۳ ۸۶ کل جمع سالانہ ۳۶ ۲۷ ۲۷ ۳ تعداد باشندگان
۲۱۹۵۱۸۰ من جملہ اسکے ہندو ۱۶۱۲۳۷۹ اور مسلمان ۵۸۲۸۰۱
اس قسمت مین سوائے گگہا کے کوئی ندی مشہور نہین اور دو
تین نہرین یہان بہتی ہین اور اس قسمت کی مشرقی سرحد پر جمنا
بہتی ہی اور اسکی زمین ریتلی ہی

دلّی یا جہان آباد اس شہر کو ہندوؤن کہ شاستر مین اندر
پرستہہ بولتے ہین اور کہتے ہین کہ مہابہارت مین جو راجہ
جد ہستر تہا راجا اندر تہا وہ اسمین راج کرتا تہا اور اسکے
بعد ہندوؤنکا راج اسمین کئی پشت تک چلا پہر مسلمانون نے
آکر ہندوؤن کو شکست دیکر اپنا راج قائم کیا اور سن سولہ سو اکتیس ع
مین شاہ جہان نے اس شہر کو از سر نو آباد کیا اور اسکا
نام شاہجہان آباد رکہا اسکی شہر پناہ سنگین ہی

اسکا گھیر ساڑھے تین کوس کا ہی اور اسمیں قلعہ لال
پتھر کا اور جامع مسجد سنگ مرمر کی ہی اور چاندنی چوک
میں ایک مکان جو روشن الدولہ نام سے مشہور ہی
وہاں فارس کے والی نادر شاہ درّانی نے بیٹھکر سنہ ۱۷۳۹ء
دلی کے قتل کا حکم دیا اور یہاں چاندنی چوک ایسا بازار ہی
جس کا راستہ نہایت کشادہ اور وسیع اور اسکے درمیان
ایک نہر دمبہ کے طور پر بہتی ہی اور قلعہ کے درمیان
ایک محل ہی جسمیں بالفعل وہانکا بادشاہ سکونت رکھتا ہی
اور اس شہر میں سرکاری ایک بڑا مدرسہ ہی جسمیں انگریزی
عربی اور فارسی اور سنسکرت وغیرہ زبانیں اور علوم پڑھائے جاتے ہیں
دلی سے گوشہ جنوب و مغرب میں سات کوس کے فاصلہ پر
ایک بڑی اونچی مینار ہی جسکو قطب صاحب کہتے ہیں اسکے
پاس ایک لٹ گڑی ہوئی ہی جسکو ہندو لوگ دنیا کا مرکز
بتلاتے ہیں اور اسکے گرد نواح میں عمارت بہت شکستہ

خصوصاً تغلق آباد جسکو تغلق بادشاہ نے قریب سات ہے
پانچ سو برس کے عرصے میں دلّی سے دکن میں دس کوس
کے فاصلہ پر آباد کیا تہا شکستہ پڑا ہی ٭

ریواڑی دلّی سے گوشۂ جنوب و مغرب میں ۲۰ کوس
کے فاصلہ پر ضلع گوڑگانوہ میں آباد ہی جس میں تعداد
باشندگان قریب ۲۷ ہزار کے ہی اور تجارت
کی اشیا سے جو ممالک مغربی کو جاتی ہیں اسی میں ہوکر جاتی ہیں

رہتک یہہ قصبہ دلّی سے مغرب میں ۴۲ کوس
کے فاصلہ پر واقع ہی پیشتر یہہ زیادہ آباد تہا مگر اب
اس میں گیارہ ہزار آدمی رہتے ہیں

ہانسی یہہ شہر دلّی سے مغرب میں ۸۰ کوس کے فاصلہ پر
سلطان فیروز کی نہر کے کنارے میں واقع ہی اس میں
دس ہزار آدمی رہتا ہی ٭

حصار یہہ شہر ہانسی سے مغرب میں سات کوس کے

فاصلہ پر ہی اور یہہ زمانہ سلف مین زیادہ آباد تہا اب کہ
اور ملک ہریانہ کا دار الریاست تہا اسمین انگریزون کی ترکی
گہوڑسال ہی

پانی پت یہہ شہر دلی سے شمال مین ۲۵ کوس کے
فاصلہ پر ہی جسمین تعداد باشندگان قریب ۱۷ ہزار
اور گڑ شکر طیار ہوتا ہی اور یہان سے ناج نمک
اور کپڑا غیر ملکون کو تجارت کے لیے جاتا ہی اسکے
گرد نواح مین دو لڑائیان مشہور ہوئی ہین ایک
۱۵۲۵ء مین بابر بادشاہ نے پٹہان ابراہیم لودی کو
جو دلّی کا بادشاہ تہا شکست دی دوسری ۱۷۶۱ء مین
محمد شاہ ابدالی نے مرہٹون کو شکست دی اور ان شہرون کے
سواے ضلع گورگانوہ مین فیروزپور پلول ہوڈل نوح
سونا مین ضلع رہتک مین بہوانی بیری
مہم کہنانا کلانور مین اور ضلع پانی پت مین براس

کرنال شہنیت ہیں *

پانچوین قسمت میرٹھہ اسکی سرحد مغربی دلی اور سکھہ لوگونکا ملک
جو ستلج کے اس پار ہی اور شمالی منصوری پہاڑ
اور مشرقی رہیل کہنڈ اور جنوبی قسمت اگرہ اسمین اسقدر
موضع ۸۲۵۳ مربع میل ۹۹۸۵ سالیانہ جمع سرکاری
۶۹۰۷۰۶۸ تعداد باشندگان ۴۵۲۲۱۶۵ من جملہ
ہندو ۳۵۷۸۴۱۹ اسقدر مسلمان ۹۴۳۷۴۶ اس
قسمت مین پانچ ضلع ہین پہلا علیگدہ متہرا کے شمال کی طرف
دوسرا بلند شہر علیگدہ کے شمال کی طرف تیسرا
میرٹھہ بلند شہر کے شمال کی طرف چوتہا مظفرنگر میرٹھہ کے
شمال پر پانچوان سہارنپور مظفرنگر کے شمال پر اس
قسمت مین دیرہ دون سے ایک ضلع سمجہا جاتا ہی
اس قسمت کے شمال مین پہاڑ ہی جو ہمالیہ کا ایک سلسلہ
ہی اور اس قسمت کو شمالی دوآب بہی کہتے ہین اسمین گنگا

اور جمنا کے سوا ہے ہنڈن اور کالی ندی ہین اس قسمت
مین جمنا کی مشرقی نہر ضلع سہارنپور مظفر نگر اور میرٹھہ
مین بہتی ہی اور خاص شہر مفصلہ ذیل ہین *

کول اگرہ سے شمال مین ۲۶ کوس کے فاصلہ پر ہی
تعداد باشندگان ۴۳ ہزار ہی وہان ایک عربی مدرسہ مشہور ہی

ہاتہرس اگرہ سے شمال مین ۱۹ کوس کے فاصلہ پر ہی
یہان تجارت بہ کثرت ہوتی ہی یہ دونون شہر ضلع
علیگڈہ مین شمار کیے جاتے ہین اور قریب ۲۳ ہزار آدمی
بستے ہین یہہ مکان اول جاتون کے قبضہ مین تہا اور
اب اُس کا ضلع سرکار انگریزی کے قبضہ مین آیا

خورجہ کول سے گوشۂ شمال و مغرب مین ۱۶ کوس کے
فاصلہ پر ہی تعداد باشندگان قریب ۱۹ ہزار کے
اور یہان دوسوتی جو گزی کی قسم سے ہی عمدہ بنتی ہی

انوپ شہر خورجہ سے مغرب مین ۱۵ کوس کے فاصلہ پر

دریاے گنگ کے مغربی کنارے پر واقع ہی تعداد باشندگان
قریب ۹ ہزار کے ہے دونوں شہر ضلع بلندشہر کے متعلق ہیں
میرٹھہ دہلی سے گوشہ شمال و شرق میں ۱۸ کوس کے
فاصلہ پر ہی تعداد باشندگان تیس ۳۰ ہزار ہی اور وہاں
انگریز بہادر کی چھاونی رہتی ہی +
ہاپڑ میرٹھہ سے دکن میں ۱۰ کوس کے فاصلہ پر ہی
تعداد باشندگان قریب چودہ ہزار آدمی کے ہی اور
وہان کمپنی کی گھرسال ہی +
سردہنہ میرٹھہ سے شمال میں ۶ کوس کے فاصلہ پر ہی
تعداد باشندگان تیرہ ہزار ہی اور یہہ قصبہ سابق
میں سمرو صاحب کی بیگم کا دار الریاست تہا
شہر مظفرنگر اسی کے ضلع میں واقع ہی
شمال کی طرف میرٹھہ کے واقع ہی آبادی قریب سات ہزار ہی

دیوبند ضلع سہارنپور مین واقع ہی ابادی بارہ ہزار
آدمیون کے قریب ہی اور اسکے متصل باغ کلان انبہ کا
ہی اور ۸ کوس مظفر نگر سے شمال کی طرف ہی +

سہارنپور ۱۰ کوس شمال کی طرف دیوبند کے واقع
ہی اور آبادی اُسکی قریب ۴۳ ہزار کے ہی متصل
اسکے ایک باغ سرکاری ہی اور اسمین سرکار کی طرف سے
بہت روپیہ صرف ہوتا ہی +

روڑکی سہارنپور کے مغرب کی طرف بفاصلہ ۱۱ کوس کے
واقع ہی جہان کہ سرکار نے ایک مدرسہ واسطے تعلیم طلبا کے
علم گترہ کپتانی کا مقرر کیا ہی یہان بہت سی دوکانین
لوہارون کی ہین اور بہت سی عجیب طرح کی صنعتین گنگا کی
نہر کے اوپر کی گئی ہین +

تفصیل اس صنائع کی اسطرح پر ہی کہ ایک مقام پر نہر کو دریائے
سلونی کے اوپر ہوکر نکالا ہی باوجودیکہ اس ندی کا

شکم بہت تہذا ہی اور موضع دمہونہ سے مین جو کہ گوشہ شمال و مغرب

مین روڑکی سے بفاصلہ ڈہائی کوس کے واقع ہی اس مقام پر

یہہ صنعت رکہی گئی ہی کہ جب ریلہ پہاڑ سے بشدت

آتا ہی تب خاص شہر مین ہوکر جملہ پانی نکال دیا جاتا ہی اور

نہر مین کسی طرحکا نقصان عائد نہین ہوتا ہی اور ایک

مقام پر ڈیڑہ کوس آگے بڑی ندی پر یہہ صنعت رکہی گئی

ہی کہ ریلہ کا پانی نہر کے اوپر ہوکر جاتا ہی اور ندی نیچے ہوکر

جاتی ہی اور کسی طرحکا نقصان نہین ہوتا ہی +

چہتی قسمت ریل کہند یہہ قسمت گنگا کے پار ہی

اسکی شمالی حد کماؤن اور اودہ مشرقی اودہ جنوبی اودہ

فرخ اباد مین پوری اور علیگدہ غربی دریاے گنگ

کل مواضع سہ ۱۵۰۹۴ اور اسکا رقبہ ۱۲۴۲۸ جمع سالانہ

سہ ۶۴۶۰۲۶۴ روپیہ تعداد باشندگان

۵۲۱۷۰۰۷ جنمین سے ۳۶۱۶۶۰ سہ ہندو اور ۱۱۸۱۴۳ الہی مسلمان

اس قسمت میں پانچ ضلع ہیں پہلا بجنور جسکی سرحد مغربی
گنگا ہی یعنی ضلع بجنور مقابل ضلع سہارنپور مظفرنگر و میرٹھ
کے واقع ہی دوسرا مراد آباد بجنور کے گوشۂ جنوب اور
شرق میں + تیسرا بداون مراد آباد کے گوشۂ جنوب اور شرق
میں چوتھا بریلی بداون کے شمال اور شرق میں پانچواں
شاہجہانپور بریلی کے گوشۂ جنوب اور شرق میں کوئی
پہاڑ اس قسمت میں سوائے اُنکے جو کہ شمال میں بجنور کے
ہیں نہیں ہیں بڑے بڑے دریا اس قسمت میں یہہ ہیں
اول دریائے گنگ جو کہ اسکی حد مغربی ہے اور ہر اون کے
ضلع میں ہو کر گذرتا ہی دوسری رام گنگا جو کہ اضلاع
بجنور مراد آباد بریلی اور شاہجہانپور میں بہتی ہی اور یہہ
دریا درمیان ضلع شاہجہانپور اور بداون کے چند فاصلہ سے
وہ دریائے گنگ سے قنوج سے آگے کوس کے فاصلہ پر جنوب کی
طرف ملتا ہی گومتی جو کہ کوہ کماؤن سے نکلکر ضلع مراد آباد

و رام پور میں بہکر ضلع مراد آباد میں رام گنگا سے ملی ہی
دیوہا یا گرّا اس ندی کے کنارے پر شاہجہانپور اور پیلی بہیت
واقع ہیں وہ ضلع بریلی و شاہجہانپور اور ملک اودہ میں
بہکر قنوج کے مغرب کی طرف گنگا سے ملگئی ہی — اسکے سوا
بہت سی چہوٹی چہوٹی ندیان ہیں جیسے سوت بہگل
دوجوڑہ وغیرہ ضلع بریلی اور مراد آباد کے بیچ میں نواب
رام پور کی جاگیر واقع ہی ؞
شہر بریلی سابق دار الحکومت افغانوں کا تہا اور جہان دریا
جوآ اور سنکہا دونون ملتے ہیں اب بہی یہہ شہر مشہور ہی
مردم شماری قریب لاکہہ آدمیون کے ہی یہہ شہر سابقہ کوس
آگرہ سے گوشۂ شمال و مشرق میں ہی اور وہان حافظ
رحمت خان نواب سابق اُس مقام کا مقبرہ ہی بریلی میں
شطرنجی وقالین سوتی بنتے ہیں — پیلی بہیت کنارہ
دیوہا پر ایک اچہا شہر ہی مردم شماری ۲۵ ہزار کی

یہانکا چانول بہت مشہور ہوتا ہی اور یہان سے اخروٹ
و ادرمی و ہلدی و کتھہ وغیرہ دساور کو جاتا ہی اسمین ایک
بڑی مسجد ہی جسکو حافظ رحمت خان نے تعمیر کیا تھا
اور اسمین خوبصورت بازار و مدرسہ ہی ۔

پیلی بہیت بریلی سے گوشہ شمال و مشرق مین سولہہ [۱۶] کوس کے
فاصلہ پر ہی اور بڑے بڑے قصبہ بریلی مین بیسلپور اور انولہ ہین
شاہجہان پور بریلی سے گوشہ جنوب و مشرق مین کنارہ
دریاے دیوہا پر واقع ہی مردم شماری ۶۳ ہزار ہی
اس ضلع مین شکر و قند عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہی اس ضلع کا
بڑا قصبہ اول تلہر ہی جو کہ واسطے کمان و تیر و
صندوقچہ و پایہ پلنگ وغیرہ کے مشہور ہی دوسرا
جلال آباد ۔

بدایون دریاے سوت پر گوشہ جنوب و مغرب مین ۱۴ کوس
کے فاصلہ پر بریلی سے واقع ہی مردم شماری تخمیناً اکتیس [۳۱] ہزار ہی

اِس ضلع میں بڑے بڑے قصبہ یہہ ہیں تلسی اوجھیانی کاسگنج سورون مگر کاسگنج بڑی تجارت کی جگہہ ہی

مراد آباد دریاے رام گنگا پر گوشہ شمال و مغرب میں ۴۴ کوس کے فاصلہ پر میرٹھ سے واقع ہی آدم شماری تخمیناً بچاس ہزار ہی یہاں ظروف برنجی بکثرت بنتے ہیں اور ادہر بارہ کی قلعی ہوتی ہی اور یہاں سے دساور کو بہی جاتے ہیں بڑے بڑے قصبہ یہہ ہیں * امروہہ جسکی آبادی ۳۷ ہزار ہی چند وسی جسکی آبادی ۲۱ ہزار ہی اور سنبہل جسکی آبادی تخمیناً دس ہزار ہی *

بجنور قریب ڈہائی کوس کے مغرب کی طرف گنگا سے گوشہ شمال و مغرب میں مراد آباد سے بفاصلۂ ۳۰ کوس کے واقع ہی آبادی دس ہزار ہی — بڑے بڑے قصبہ اِس ضلع کے یہہ ہیں نگینہ اسمیں چاکو اور کنگہا اور کنگہی آبنوس کے بہت عمدہ بنتے ہیں آبادی اُسکی سنہ ۱۸۴۸ع میں

چودہ ہزار سکے بستی ✣

چاندپور آبادی اسکی گیارہ ہزار پانچ سو ✣ نندکوٹ آبادی

۰۳۱۱ گیارہ ہزار تین سو ✣ سہوہارہ آبادی اسکی ۹۰۰۰ ہزار

صوبہ اودہ یعنی اجودھیا ہندوستان میں یہہ ایک

چھوٹا ملک ہی اسکے شمالی سرحد پر ملک نیپال کے

جنگل اور ٹیلے ہیں جنوب میں الہ آباد پورب میں صوبہ بہار

مغرب میں دلی اور آگرہ اس ملک اودہ کو شاستر

میں اتر کوسل کہتے ہیں اسکی زمین بہت برابر اور اسمیں

پانی کثرت سے ہی یہان بونے کے موسم میں اگر اناج

بویا جاوے تو بخوبی پیدا ہوتا ہی اس میں گیہون

دہان جو وغیرہ اناج اور نیشکر نیل افیون وغیرہ

عمدہ چیزیں اچھی طرح پیدا ہوتی ہیں اسمیں گنگا

گہاگہرا اور گومتی بڑے خاص ندیان ہیں انمیں سے

گنگا اس ملک کی مغربی سرحد پر بہتی ہی اسمیں خاص

اشہر لکھنو اودہ فیض آباد وغیرہ ہین ان مین لکھنو
جسکا سنسکرت مین لچھماوتی یا لچھمن پور کہتے ہین
یہہ شہر گومتی ندی کے دونون کنارون پر بسا ہی
اور بہت بڑا اور دیکھنے کے لایق ہی دوسرا شہر قدیم
اجودہیا جو شاسترون مین مشہور سرجو ندی کے جنوبی
کنارے پر لکھنو سے تخمیناً چھتیس ۳۶ کوس کے فاصلہ پر
بستا ہی اسکے متصل جو ایک شہر فیض آباد ہی وہ
نہایت عمدہ اسی ملک کے مشرقی حصہ مین ہی

صوبہ بہار ہندوستان مین یہہ بڑا علاقہ ہی اسکے شمال مین
نیپال مشرق مین بنگالہ جنوب مین گوندوانا اور مغرب مین
الہ آباد اودہ اور گوندوانا اس علاقہ کی زمین
اونچی اور نیچی اور یہان پانی کی کثرت ہی تو بھی دریا
گنگ کے شمالی حصہ مین جیسا پانی ہی ویسا جنوبی حصہ مین نہین
اس علاقہ مین گیہون جو اور بہت عمدہ طرح کے

چانول چینی بنل سپاری اور عطر گلاب
وغیرہ سب اچھی چیزین پیدا ہوتی ہیں یہان خصوصاً کشتیان
اور کل کے وسیلہ سے نئی چیزون کا ایجاد کرنا اور تجارت
پے مین کام نہایت خوبی کے ساتھ ہوتے ہین اور اس
ملک مین سب جگہہ سے افیون نہایت عمدہ ہوتی ہی اور
یہان شورتن نام سے جو حصہ مشہور ہی اسمین شورہ
نہایت بکثرت طیار ہوتا ہی اس علاقہ مین گنگا سون
گنڈک کرم ناشا اور دیوا پے خاص ندیان بہتی ہین
اُن مین سے آخر کی دو ندیان اس علاقہ کے سرحد پر
بہتی ہین اور اور چھوٹی ندیان یہان کئی ایک ہین
اسی لیے یہہ ملک بہار خوب طرح سے تر رہتا ہی یہان کے
آدمی خوبصورت اور ملک قریب کے باشندون یعنی
بنگالیون کی بہ نسبت نہایت زوردار ہوتے ہین یہان
ہندو لوگ مسلمانون کی بہ نسبت چوگنے ہین اس علاقہ کے

جنوبی طرف کے نصف حصے کو شنکرت میں ملک مگدھ بولتے ہیں
اور شمالی طرف کے نصف حصے کو متھلا کہتے ہیں

شاہ آباد یہہ حصہ علاقہ بہار کا ہی اسکی شمالی سرحد دریاے گنگ
جنوب اور پورب میں سون ندی اور مغرب میں چندال گڑہ
اس حصہ کی زمین نہایت پیداواری اور اسمیں آدمیوں کی
تعداد بھی زیادہ ہی یہاں نیل تمباکو کپاس چینی افیون
اور بھنگ یے چیزیں بخوبی پیدا ہوتی ہیں اس حصے میں
آرا بکسر سہسرام وغیرہ خاص شہر ہیں +
علاقہ بہار کے درمیانی حصے میں اسی نام کا ایک حصہ ہی
اسکے شمال میں دریای گنگ پورب میں بھاگل پور اور جنوب
میں بھاگل پور اور رام گڑہ اور مغرب میں شاہ آباد اسکا
مشرقی و مغربی طول سب سے زیادہ ترپن ۵۳ کوس اور جنوب و
شمال کا عرض سب سے زیادہ پینتیس ۳۵ کوس ہی اس حصے
میں بہت سی زمین برابر اور خوب پیداواری مگر اسمیں

چند جگہہ پر پہاڑ ہین اُن مین خصوصاً تین مقام پر پہاڑون کے
گروہ ہین پہلا تو پھلگو ندی کے مغربی کنارے پر ہی
دوسرا پھلگو ندی کے مشرقی کنارے پر اس کو راجگرہ
اور گر برج بھی کہتے ہین یہان پانچ پہاڑون کے درمیان
ایک تیرتھہ یعنی ہندو لوگون کی پاکیزہ جگہہ ہی وہان لوند کے
مہینے مین آدمیونکا بڑا انبوہ جمع ہوتا ہی اور تیسرا گروہ
للنا شیخ پور کے متصل ہی ان پہاڑون مین چار سو پچاس
ہاتھہ سے زیادہ بلند کوئی پہاڑ نہین ہی اس حصے مین سب سے
بڑی ندی گنگا ہی اور شون پنپن پھلگو وغیرہ کئی
ایک ندیان اسمین بہتی ہین اسی حصے مین طپش بکثرت
ہوتی ہی یہان پتنا جسکو شاستر مین پاتلی پتر یا پدماوتی
یا کسم پور کہتے ہین گیا بہار دانا پور تیکاری وغیرہ
خاص شہر ہین ان مین شہر گیا ہندو لوگونکا تیرتھہ
ہی اور دانا پور جو بڑا شہر ہی اُسکے قریب ہی شون ندی

دریاے گنگ مین جا ملی ہی +

ضلع شاہ آباد

سنٹرن یہہ حصہ علاقہ بہار کا ہی اسمین کہ درمیان ایک
چہوتا حصہ جو بتیا نام سے مشہور ہی اس کے شمال مین
گورکہہ پور اور نیپال کا جنگل جنوب مین دریاے گنگ پورب
مین ترہت مغرب مین دیوا اور گہاگہرا ندیان نہین
اس حصہ مین گنگا گنڈکی اور اور بہی بہت چہوتی
ندیان بہتی ہین اس سے یہان کی زمین مین پانی بکثرت
اور یہان اناج بہی خوب طرح سے پیدا ہوتا ہی اس تمام ملک
مین اور خصوصاً گنڈکی ندی کے کنارے سکہو کے درخت
بہت خوب پیدا ہوتے ہین انہین درختون کی لکڑی کی
کشتیان نہایت عمدہ طیار ہوتی ہین اس حصے مین
افیون تنباکو گیہون جو تلی وغیرہ اجناس
اچہی طرح سے پیدا ہوتی ہین اور یہان کہ جانور بہی بہت
خوب ہوتے ہین اور اسمین چہپرا ماجہی علی گنج

بتیا بگہا وغیرہ شہر ہین ان مین سے گنگا اور گہاگرا
کے ملاپ کے قریب جگہہ پر شہر باجنی بستا ہی یہان
ایک بڑ کا درخت اس قدر بڑا ہی کہ اُسکا جو سایہ دوپہر کے
وقت مین پڑتا ہی اس کا محیط سات سو پچاس ہاتہہ کا ہوتا ہی
اور یہان شہر بگہا گنڈکی ندی کے مشرقی کنارے پر بستا ہی
اُسکے شمال ہین جنگل اس جنگل مین سکہوئے کے
درخت بہت عمدہ پیدا ہوتے ہین یہان سے اُن درختون
کی لکڑی کشتیون کے لیے گنڈکی اور گنگا ندیون مین
ہوکر شہر کلکتہ مین لیجاتے ہین +

اس حصہ کا جو شمال اور گوشہ شمال و مشرق کا حصہ ہی
سو ہمالیہ کوہ کی جاے برآمد یعنی اُسکے قریب کی زمین ہی
اُسکو نیپالی لوگ ترائی کہتے ہین اس مین کہین کہین
دہان جو گیہون وغیرہ ناج خوب طرح پر پیدا ہوتا ہی
مگر اور مقام مین جنگل ہی اس جنگل مین شیر تو

زیادہ نہیں رہتے مگر فیل ہولناک اور بڑے بڑے
کالے ریچھ جنگلی سوؤر ہرن خرگوش لومڑی شغال
سب جانور بکثرت رہتے ہیں یہ سب بارش کے موسم میں
کہیں پہاڑ پر چھپ رہتے ہیں مگر اور موسم میں کھیلنے
کے لیے اس ترائی میں آتے ہیں یہاں جنگل کے متصل
جو دھان کے کھیت ہیں وہاں رات کو وے جنگلی ہاتھی
آکر اُن کھیتوں کو برباد کرتے ہیں ٭

ترہت اسکو سنسکرت میں تیر بھکت اور ترمت
کہتے ہیں یہ شاستر میں مشہور جو ملک ہے اسکا خاص
حصہ صوبہ بہار کے گوشۂ مغرب و شمال میں ہے اسکے
شمال میں نیپال کا جنگل جنوب میں دریا و گنگ مشرق میں
برنیا اور مغرب میں سرن ہے اور ملک ترہت کی زمین
تیلوں کی نہیں ہے مگر زیادہ اونچی اور خشک ہے یہاں
گرمی کے موسم میں اگرچہ طپش زیادہ ہوتی ہے تو بھی

ملک کی خاصیت بہتر ہی اس مین چہوتی ندیان بہت بہتی
ہین اس سے یہہ ملک تر رہتا ہی اس ملک مین اناج بہت
عمدہ پیدا ہوتا ہی یہان چینی نیل شورہ افیون
تنباکو پان ہلدی سونٹہہ اور چاول سے چیزین
بہت ہی خوب پیدا ہوتی ہین اور یے سب یہان سے
تجارت کے لیے غیر ملک مین جاتی ہین اس ملک مین
گنڈکی باگمتی وغیرہ خاص ندیان ہین ان مین سے
گنڈکی ندی اس ملک کی سرحد پر بہتی ہی اس مین
شالگرام جنکی ہندو لوگ پرستش کرتے ہین بہت عمدہ
پیدا ہوتے ہین اسلیے شالگرامی بہی کہتے ہین اس ملک
کے باشندے میتہلی زبان بولتے ہین یہان کے
برہمن لوگ میتہل کہلاتے ہین یے لوگ بالفعل اور سب
برہمنون کی بہ نسبت منطق اور ریاضی وغیرہ علمون مین زیادہ
استقلال رکہتے ہین ان برہمنون مین علم کے پڑہنے پڑہانے

کے سوائے آتش پرستہ والے بہت کم ہیں اس ملک میں حاجی پور سندیا دربھنگا اور متھوا سب خاص شہر ہیں شاہ شہر

راجہ جنک کا جو شہر جنک پور نام سے مشہور ہے وہ اسی ملک میں ہے بعض شہر دربھنگا میں متھلا کا راجہ سکونت رکھتا ہے یہہ راجہ برہمن قوم میں سے ہے اور شروتریہ یعنی آتش پرست کہلاتا ہے اسکا خاندان سب میتھل برہمنوں کے خاندان کی بہ نسبت اشراف شمار کیا جاتا ہے ٭

بھاگلپور علاقہ بہار میں یہہ ایک حصہ ہے اسکے شمال میں ترہت اور پورنیا جنوب میں رام گڑہ اور سنگبھوم مشرق میں پورنیا مرشدآباد اور مغرب میں صوبہ بہار اور رام گڑہ ہے اس حصے میں چند مقاموں پر بعض پہاڑی بہاتی کے گروہ ہیں اُن میں خاص دو گروہ ہیں پہلا تو اس ملک کے گوشۂ شمال و مشرق کے حصہ کی قریب ہے دوسرا گوشۂ مغرب و شمال کے حصہ کی قریب

اُن میں پہلے گردہ کے ٹیلوں پر بجزی کشتکاری ہوتی ہی

مگر گوشۂ مغرب و شمال کے ٹیلوں پر کھیتی نہیں ہوتی اور

یہاں چند مکانات ایسے ہیں کہ جہاں آدمی نہیں جا سکتا

اس ملک کی سرحد پر دریاے گنگ بہتا ہی اور درمیان

میں چھوٹی چھوٹی بہت ندیاں بہتی ہیں اس میں جھیلوں

کی بھی کثرت ہی اُن میں کتنی ایک نشیب کی زمین ہیں

اس سے اُنکا پانی کبھی خشک نہیں ہوتا

راج محل کے متصل ایک بہت صاف اور عمدہ جھیل ہی

برسات کے موسم میں اُسکا طول پونے چار کوس اور عرض

پونے دو کوس ہوتا ہی اور موسم گرمی میں طول دو کوس

اور عرض پون کوس رہتا ہی اس حصے میں بھاگل پور

مُنگیر راج محل وغیرہ خاص شہر ہیں اُن میں شہر

مُنگیر جو سنسکرت میں مُدگر کہلاتا ہی یہہ دریاے گنگ کے

جنوبی کنارے پر بستا ہی یہاں ایک بڑا مشہور قلعہ

شہر منگیر سے دو ڈہائی کوس کے فاصلہ پر ہی دریا گنگ
کے قریب ایک جہرنا سیتا کنڈ نام سے مشہور ہی اُسکا
پانی ہمیشہ نہایت گرم رہتا ہی اس حصے مین اَور بہی
دو ایک گرم پانی کے جہرنے جہرتے ہین اور شہر راج محل دریا
گنگ کے گوشۂ جنوب و مغرب کے کنارے پر ہی اسکو
مسلمان لوگ اکبر نگر بہی کہتے ہین بندہیا چل پہار پورب
اور پچہم مین پہیلا ہوا چلا گیا ہی اسکے جنوبی حصے کے
قریب یہہ شہر ہی ⁂

رام گڑہ علاقہ بہار کا یہہ جنوبی حصہ تمام ٹیلے اور پہار و بن
سے بہرا پڑا ہی اسکے شمال مین بہار جنوب مین جشپور
گنگا پور اور سنگہبوم مغرب مین جشپور سرگجا
اور پلنگی اور مشرق مین بہاگل پور اور
بردوان ہی اس حصے کے درمیان تین زمینداری ہین
پالامو چہوٹا ناگپور اور پچیت پہلے تینون

زمیندار یان بترتیب انیس حصے ہیں مغرب وجنوب اور

مشرق کے حصہ میں ہیں اُنیس حصے ہیں دھکہ اور

کسائی کے دو خاص [illegible] ہیں اور رام گڈھ

ہزاری باغ چترا وغیرہ خاص شہر ہیں اور بہان

صوبہ بہار اور صوبہ بنگالہ کے ملاپ پر پیاتہ ان میں

ایک مکان پارس ناتھ کا جو سراوگی لوگوں کا دیوتا

کرکے مشہور ہے اسکی زیارت کے واسطے دور دور سے

سراوگی لوگ آتے ہیں ٭

بنگالہ جو سنسکرت میں بنگ دیش کہلاتا ہے ہندوستان

میں یہہ بڑا علاقہ اور جو ہندوستان کے مشرقی طرف

ہے اسکے مغرب میں بہار جنوب میں پورب سمندر

جسکو بنگالہ کا کول کہتے ہیں مشرق میں ملک برہما

آسام اور آوا اور شمال میں بھوتنت کے شبلم

اور نیپال ہے اس ملک کا طول قیاساً ایک سو پچاس

کوس اور عرض تخمیناً ایک سو تیس کوس ہی اس ملک کے جنوبی حصے کی زمین پر بڑا جنگل ہی اور وہان کی تمام زمین پانی کی دھارون سے بہتی ہوئی ہی اور اس ملک کی اور زمین اکثر بہتر ہی یہہ ملک دریاء گنگ سے نہایت تر رہتا ہی اور یہان کشتی مین سوار ہو کر اترنے کے لائق چوند پانی ہین وے بہت دریاے گنگ مین جا کر ملی ہین اور اس ملک مین ایسا کوئی حصہ نہین ہی کہ جسمین بارش کے موسم مین ناو پر سوار ہو کر اترنے کے لائق ایک ہی ندی نہ ہو اور بہی یہان ایسی ایک حالت ہی کہ ندیون کے پاتے ہمیشہ تبدیل ہوا کرتے ہین اس سے بعض لوگون کے کہیت ندی کے کنارہ پر زیادہ ہو جاتے ہین اُن کو فائدہ ہوتا ہی اور بعضے لوگون کے کہیت کم ہو جاتے ہین اُن کو نقصان ✢

بنگالہ میں گنگا برہم پتر بے خاص ندیاں بہتی ہیں
اور ندیاں اسمیں بہت بہتی ہیں اس ملک کی زمین کچھہ
ریتاملی ہوئی ہی اور پیداوار ہی اسمیں سب اناج
اچھی طرح سے پیدا ہوتا ہی اسمیں خصوصًا چاول
بہت اچھا پیدا ہوتا ہی اور یہاں کے لوگ یعنی بنگالی
چاول ہی زیادہ کہاتے ہیں اس ملک میں تنباکو شکر
ریشم کپاس نیل اور نمک جیسے سوداگری کی چیزیں
کثرت سے پیدا ہوتی ہیں اور ان سب چیزوں کو
سوداگر لوگ غیر ملکوں میں لیجاتے ہیں اور یہاں تجارت
کے واسطے سب دہات اور ہر طرح کا پشمینہ ولایت سے آتا ہی
مرچ رانگا موم ڈامر گندہک سونے کی مٹی سونے
یا چاندی کی رقم سپاری وغیرہ اجناس
مشرقی طرف کے دیپوں سے آتی ہیں حسنہ مصری
چاے ڈامر چینی کے برتن اشیا سے روغن وغیرہ

سب ملک چین سے آتے ہیں اس طرح پر کئی ایک ملکوں سے
کئی ایک چیزیں آتی ہیں اس ملک میں آدمیوں کی
تعداد تخمیناً دو کروڑ پچاس لاکھ ہی

یہاں دریاے گنگ کی ایک دہار جو مغرب کو بہتی ہی
اُسکو بنگالی لوگ بہاگیرتھی کہتے ہیں اور انگریز لوگ
ہگلی اور اُسکے مشرقی کنارے پر سمندر سے تخمیناً
چھتیس کوس کے فاصلہ پر شہر کلکاتا یعنی کلکتہ بسا ہی
اسکے جنوب و شمال کا طول تخمیناً تین کوس ہی اور عرض
جدے جدے مقام پر علیحدہ علیحدہ ہی اس شہر میں راجہ
اور کچہری وغیرہ کے مکانات بہت عالیشان خوش قطعہ
بنے ہوئے ہیں اور بازار بہت ہیں اُن میں تین خاص ہیں
یہہ شہر بازار میں شاہ راہ پر نہایت خوش قطعہ دکھلاتا ہی
مگر اسکے اور رستے تنگ و خراب ہیں یہاں شہر کے
نیچے کی طرف ایک قلعہ جسکے آٹھ کونے ہیں اسکو فورٹ ولیم

کہتے ہین تمام ہندوستان مین یہہ قلعہ نہایت مضبوط
اور شدید دل بنا ہوا ہی یہہ شہر کلکتہ بالفعل ہندوستان
مین انگریزون کا خاص دار الخلافت ہی اور نہایت دولتمند
ہی یہان بنگالی لوگ بہت دولتمند رہتے ہین

شہر کلکتہ کے اوپر کی طرف تخمیناً آٹھ کوس کے فاصلہ پر
ایک قصبہ چندن نگر بھاگی رتھی کے مغربی کنارے پر
فرنچون کے تحت مین ہی اور اُسی کنارے مین
کلکتہ سے نو کوس پر ایک شہر جو چنچرا نام سے
مشہور ہی وہ ڈچ لوگون کے قبضہ مین ہی اور
کلکتہ سے اوپر کی طرف چھ کوس کے فاصلہ پر ایک شہر
سریرام پور بھاگی رتھی کے مغربی کنارے پر ڈینش
لوگون کے دخل مین ہی ❖

اب ملک بنگالہ کے حصون کا بیان جنوب کی طرف سے
کرتے ہین ❖

اس ملک کے جنوبی حصے پر بڑا بھاری جنگل سمندر کے
کنارے پر تخمیناً اسّی کوس چوڑا اسکو سندربن کہتے ہیں
اس ہولناک جنگل میں خصوصاً دریاے گنگ کے اور اور
ندیوں کی کئی ایک دھاریں بہتی ہیں ان سے اسمیں بہت سے
ٹاپو بن گئے ہیں اس سندربن میں گنگا کی خاص دھار کے
سوا سے اور سب دھاریں کھاری پانی کی ہیں اس جنگل میں
کہیں کہیں تو تنہا فقیر رہتا ہی اور سب جگہہ پر جنگلی
جانور کثرت سے رہتے ہیں اس جنگل میں پہنچنے سے جب
کبھی چاروں سمتیں شش سان ہوجاتی ہیں اور روشنی
آفتاب کم تب ایسے وقت میں چاروں طرف سے مور
ہنس وغیرہ پکھیرو چہچہاکر اپنی کلولیں دکھلاکر خوش
کرتے ہیں اور بندر ایک ڈالی پر سے دوسری ڈالی پر
چھلانگ بھرتے ہوے دکھلائی دیتے ہیں اور یہاں
ندیوں پے ہر ایک دھار کے کنارے پر بڑے بڑے

قدآور مگر سوتے اور دہوپ کہاتے ہوے ایسے خاموش
بیٹھے رہتے ہین جس شخص نے اُن کو بیشتر کبہی نہ دیکہا
ہوگا اسکو جب تک وے کمر بہر پانی مین نہین جاتے
تب تک ایسا خیال رہتا ہی کہ وے رہتی ہین لکڑی کے
عین کُندے سے پڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین اس جنگل مین شیر
بہت بڑے بڑے ہین وے ندی کے کنارے سے
آدمی کو اٹہا لیجاتے ہین اور صرف اتنا ہی نہین بلکہ پانی مین
تیر کر جو کشتی لنگر کو چہوڑ کر ندی کے درمیان مین رہتی
ہی اسپر چڑہ اُس مین جو آدمی رہتے ہین انکو پکڑ کر کہاجاتے
ہین شیر بہی گرمی کے موسم مین ندیون کے بیچ
کے کنارون پر ہر سال بہت آدمی نمک بنانے اور لکڑی
توڑنے کے واسطے جاتے ہین اور اُن مین سے اکثر آدمیون کو
شیر کہا جاتے ہین اگرچہ یہہ جنگل ایسا خونخوار ہی تو
بہی ویسے اس ملک کے تئین دو طرین فائدہ ہین پہلا

تو یہہ ہی کہ جنوبی طرف غنیم کی بڑی رکاوٹ کرتا ہی
دوسرا یہہ کہ یہان سب سے عمدہ قسم کا نمک پیدا ہوتا ہی
تیسرا یہہ کہ کشتیون کا کام اور ایندہن وغیرہ کے واسطے
جس قدر لکڑی چاہیے اسقدر اسمین سے میسر ہوجاتی ہی
اس جنگل کے گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف دریاے گنگ کی
مغربی طرف کی دہار جو بہاگی رتہی نام سے مشہور ہی
سمندر مین ملی ہی اُس طاب کو گنگا ساگر بولتے ہین اُسکے
متصل دس کوس لمبا اور اوسط تعداد سے ڈہائی کوس
چوڑا ایک دیپ ہی اسکو ساگر کا دیپ کہتے ہین اسمین
کپل رکہیشور کا آشرم ہی یہہ دیپ اور طاب یے دونون
ہندو لوگون کے بڑے پاکیزہ تیرتہہ ہین یہان بہت ہندو لوگ
زیارت کے واسطے آتے ہین

ہاتہر گنج صوبہ بنگالہ کے گوشہ شرق و جنوب مین یہہ
ایک حصہ ہی اسکی زمین اگرچہ نیچی اور سمندر کے متصل ہی

تو بہی یہہ زمین کشتکاری کے نہایت مطلب کی ہی اور
دریاے گنگ اور بارش سے بہت تر رہتی ہی اس پر آفتاب
کی طپش پڑنے سے یہان وہان کی کہیتی ایک سال مین دو دفعہ
ہوتی ہی یہہ حصہ سمندر مین سے ملا ہوا ہی اس لیے اُسکی
زمین کئی ایک ندیون کی دہارون سے بہتی ہوئی ہی
اور اس پر جنگل بہی کہڑا ہی مگر یہان وے بڑے بڑے
شیر اور مگر رہتے ہین اسمین باقر گنج خاص شہر کلکتہ کے
پورب کی طرف تخمیناً بچپن کوس کے فاصلہ پر ہی یہان
جس مقام مین میگہنا ندی سمندر مین ملی ہی اُسکے قریب
دریا گنگ اور برہم پتر ان دو ندیون کے باہم ملاپ
سے ایک دیپ پیدا ہوگیا ہی اُسکو شہباز پور کہتے ہین
اُسکا طول تخمیناً تیرہ کوس اور عرض چہہ کوس ہی
اس دیپ کی زمین بہت نیچی ہی اس لیے بارش کے موسم
مین جب سمندر طغیانی پر آتا ہی تب اس دیپ کے

بہت حصے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں اس دیپ میں نمک
نہایت عمدہ ہوتا ہی ✤

جیسور یا مرشلی یہہ حصہ بنگالہ کے جنوبی حصے میں ہی اسکی
شمالی سرحد پر دریاے گنگ کی خاص دہار بہتی ہی جنوب
میں سمندر مغرب میں ندیا اور ہگلی اور مشرق میں ڈہاکہ
جلال پور اور باقر گنج ہی اس حصے کا جنوبی حصہ سندربن
میں ملا ہی اور وہاں گنگا کے کئی ایک دہارون کے
تبدیل ہونے سے بہت جہار دیپ پیدا ہو گئے ہیں اور
اُن پر جنگل بہی بکثرت ہی اس حصے میں چند مقام اس
قدر نشیب میں ہیں وہاں برسات میں پانی کے خوف سے
بند باندہے ہی پڑتے ہیں یہاں کی زمین نہایت پیداوار
اور دہان کی پیدائش کے واسطے یہہ زمین اور اس ملک
کی خاصیت بہت ہی مفید ہی اسمیں جیسور یا مرشلی
کلنا اور محمد پور سب خاص شہر ہیں ✤

ہگلی صوبہ بنگالہ مین یہہ ایک حصہ علاقہ ہُگلی کے مغرب مینہ
ہی اسکے شمال مین بردوان اور کرشن نگر جنوب مین
سمندر مشرق مین جیسور اور سندربن اور مغرب مین
میدنی پور ہی اس تمام حصہ کی زمین نیچی اور برابر اور
نہایت پیداوار ہی مگر اسکے سمندر کی طرف کے حصے پر
بہت جنگل ہی یہہ حصہ نہایت بیماری کا گھر ہی اس مین
ندیون کی دہارون سے بہت تاپو پیدا ہو گئے ہین اُن پر
بہت عمدہ نمک پیدا ہوتا ہی اس حصے مین خاص شہر
ہگلی بہاگی رتہی کے مغربی کنارے پر شہر کلکتہ سے تخمیناً
تیرہ کوس کے فاصلہ پر بستا ہی یہان کلپی وغیرہ اور بہی
شہر ہین اس حصے کے متصل ایک حصہ جو جنگل محال
نام سے مشہور ہی واقع ہی کلکتہ سے عین جنوب مین
بہاگی رتہی کے کنارے پر جو بیس پرگونا ایک حصہ ہی
ندیا (نودیپ) اسکے شمال مین راج شاہی جنوب مین

چوبیس پرگنہ اور ہُگلی ہیں مشرق میں ہُگلی اور مغرب میں بہاگی رتہی
(جسکے پار ملک بردوان ہی) یہہ حصہ بہت ہی عمدہ
پیداوار ہی یہاں اَلسی تمباکو بہنگ اور نیشکر
سے چیزیں بخوبی پیدا ہوتی ہیں اِسمیں ندیا خاص شہر
دریاے گنگ کی ایک دہار کے کنارے پر بستا ہی
یہہ شہر ایام گزشتہ میں علم کی بڑی جگہہ تہی بالفعل
یہاں نیای شاستر یعنی علم منطق پڑہنے کے واسطے
دور دور کے ملکوں سے طالب علم آتے ہیں یہاں
کرشن نگر وغیرہ اَور بہی شہر ہیں +

مدنی پور یہہ ایک حصہ بنگالہ میں ہی اس کے شمال میں
رام گڑہ اور بردوان جنوب میں اُڑیسا مشرق میں
بردوان ہُگلی اور سمندر اور مغرب میں رام گڑہ کا
کچہہ حصہ ہی اس حصہ کی زمین پیداوار ہی یہاں
نیل شکر ہی اور نیشکر سے عمدہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں

یہان شہر میدنی پور کلکتہ سے تخمیناً تیس کوس پر
گوشہ جنوب و مغرب مین بستا ہی ٭

بردوان (بردہ مان) صوبہ بنگالہ مین یہہ ایک حصہ میدنی پور
کے شمال مین ہی اسکے شمال مین بیربھوم اور راج شاہی
جنوب مین میدنی پور اور ہگلی اور مغرب مین
میدنی پور اور رام گڑہ ہی یہان کشتکاری بہت
اچھی ہوتی ہی اس مین نیشکر نیل پان تنباکو کپاس
یے چیزین پیدا ہوتی ہین اس حصے مین آدمیون کی تعداد
چودہ لاکھ چوالیس ہزار چار سو ستاسی ہی اسمین ہندو
لوگ مسلمانون کی بہ نسبت پانچ گونہ زیادہ ہین یہان
بردوان اور کلسن پور یے خاص شہر ہین ٭

بیربھوم (بیربھومی) علاقہ بنگالہ مین یہہ ایک حصہ اسکے
شمال مین بھاگل پور جنوب مین بردوان اور پچھت
پورب مین راج شاہی اور مغرب مین بھاگل پور اور

بکثرت ہی اس حصے مین خصوصاً چاول اور چینی یے
دو چیزین بہت عمدہ پیدا ہوتی ہین یہان جنگل اور ٹیلے
کثرت سے ہین اس جنگل مین مہادیو یعنی بابا آدم جو بزری
بید ناتھ یا بابا بیج ناتھ یا جہارکہنڈی بیج ناتھ
نام کرکے مشہور ہین اُنکا مکان بنا ہوا ہی اور یہہ مکان
ہندو لوگون کا بڑا مشہور تیرتھہ ہی یہان بہت ہندو لوگ
زیارت کے لیے دریاے گنگ کے پانی کو ایک برتن مین
جو گنگا جلی کرکے مشہور ہی بہر کر لے آتے ہین اور اُس پانی کو
مہادیو کے اوپر بطور نذر چڑہاتے ہین اس تیرتھہ مین
ہر سال صرف صوبہ بہار سے چھہ ہزار زیارتی لوگ آتے ہین
اور اَور ملکون سے بھی بہت لوگ آتے ہین ÷
مرشدآباد صوبہ بنگالہ مین یہہ حصہ اسی نام کے ایک شہر کے
قریب ہی یہان ریشم کا کام بہت اور عمدہ طیار ہوتا ہی
اس مین شہر مرشدآباد بہاگیرتھی کے مشرقی کنارے پر بستا ہی

راج شاہی یہہ بڑا حصہ صوبہ بنگالہ درمیانی حصہ مین ہی اسکے شمال مین دناج پور اور میمن سنگہ جنوب مین بیربہوم اور کرشن نگر مشرق مین ڈہاکہا جلال پور اور میمن سنگہ اور مغرب مین بہاگل پور اور بیربہوم ہی یہہ حصہ دریاء گنگ کی کئی ایک دہارون اور چہوٹی ندیون سے تر اور کشتکاری کے لائق ہی اسمین نا ٹور ۱ بالیا ۲ بریلی ۳ وغیرہ خاص شہر ہین ان مین شہر بریلی تجارت کی بڑی جگہہ ہی اسکی چارون طرف کی زمین پر تراجنگل ہی ✤

ہرنیا یہہ حصہ صوبہ بنگالہ کے گوشہ شمال و مشرق کے حصے مین ہی اسکے شمال مین پہاڑ اور جنگل ہی جنوب مین بہاگل پور اور راج شاہی مغرب مین بہاگل پور اور ترہت اور پورب مین دناج پور ہی اس حصے کا سب سے زیادہ طول اڑسٹھہ ۶۸ کوس اور سب سے زیادہ

عرض تینتالیس ۴۳ کوس ہی اسمین گرمی کی بہ نسبت سردی

بکثرت ہوتی ہی یہان کوشی مہانندا کرتو یا وغیرہ ندیان

بہتی ہین ان مین کوشی جسکو سنسکرت مین کوشکی کہتے ہین

یہہ نیپال کے پہاڑون سے نکلکر بنگالہ کے اسی حصہ مین بہکر

دریاے گنگ مین جا ملی ہی یہان دہان وغیرہ اناج

بہت پیدا ہوتے ہین اور یہان بہینسون کا گہی بکثرت

ہوتا ہی اور اسکو یہان سے سوداگر لوگ غیر ملکون مین فروخت

کے واسطے لیجاتے ہین اسمین شہر پرنیا بڑا ہی اور ادرہی

علی گنج ناتہہ پور وغیرہ شہر ہین ٭

دناج پور یہہ ایک حصہ صوبہ بنگالہ مین ہی اسکے شمال مین

رنگ پور اور پرنیا جنوب مین راج شاہی اور ہمین سنگہ

مغرب مین مہانندا ندی (جسکے پار پرنیا ہی) اور

بہاگل پور اور پورب مین رنگ پور اور ہمین سنگہ ہی

اسمین حصہ کا سب سے زیادہ طول جنوب و شمال کا چہیالیس ۴۶

کوس اور سب سے زیادہ عرض مشرق و مغرب کا چھتیس کوس ہی اس حصے کی شکل مثلث کی سی ہی اسمین مہانندا آتری جمنا کرتویا لستیا وغیرہ ندیان بہتی ہین یہان کوئی مشہور جھیل نہین ہی اور اس حصّے کی زمین برابر نہین ہی یہان دھان بہت عمدہ پیدا ہوتا ہی اسمین دیناج پور مالدہ بھوانی پور گہوڑاگہات یے خاص شہر ہین ان مین شہر مالدہ ایک ندی کے کنارے پر بستا ہی اس شہر کے راستہ بہت ہی تنگ ہین یہان ریشم اور کپاس کے کپڑے نہایت عمدہ طیار ہوتے ہین ایک عمدہ قسم کا آم جو مالدہ نام سے مشہور ہی اُسکے اصلی درخت اسی شہر کے قریب ہین اور وے درخت مہانندا ندی کے پار کے حصہ پر بنیا مین سب سے زیادہ عمدہ ہین +

ڈہاکا جلال پور یہہ حصہ بنگالہ مین بہت بہتر ہی اُسکے شمال مین میمن سنگہ جنوب مین ٹیپرا اور باقرگنج مغرب مین راج شاہی

اور جبلپور اور پورب مین تیسرا ہی اس حصے مین دریاے گنگ

اور برہم پتر یے دو بڑی ندیان بہتی ہین اس سے برسات

مین یہان کی زمین مین چارون طرف سے پانی بہر جاتا ہی تب

اُس درمیان بلندی پر جو موضع آباد ہین وے مانند تاپو کے

معلوم ہوتے ہین یہہ حصہ کہیتی کے لیے بہت عمدہ ہی یہان

چاول سپاری کپاس بہنگ اور چینی بے اجناس

بہت تحفہ پیدا ہوتی ہین اس حصے مین کچہہ جنگل ہی وہان

جنگلی ہاتہی کثرت سے رہتے ہین اُن سے کاشتکار لوگون کا

بڑا نقصان ہوتا ہی یہان ڈہاکہ نارائن گنج راج نگر وغیرہ

خاص شہر ہین اُن مین شہر ڈہاکہ دریا رگنگ کے مُہانے کے

اوپر قریباً پچاس کوس کے فاصلہ مین گنگا کی ایک دہار کے

کنارے پر آباد ہی یہان سب سے زیادہ عمدہ ململ کے تہان

طرح طرح کے طیار ہوتے ہین کہ زمین کے پردہ پر اَور کہین

نہین ایسے ملایم اور صفدار بنتے ہین +

اس ڈھاکا جلال پور کی شمال کی طرف ایک حصہ میمن سنگ
نام سے مشہور ہی اسکی بھی زمین نہایت پیداواری اسمین
موتے چاول بہت عمدہ پیدا ہوتے ہین چٹگرام یہہ ایک
حصہ بنگالہ کے اسکے شمال مین تپرا جنوب مین آراکان پورب
مین ملک برہما اور مغرب مین سمندر ہی اس حصے کا طول
تخمیناً پچپن کوس اور عرض دس کوس ہی اسکے درمیان
کی زمین ٹیلون کی ہی اور اسپر جنگل بہت گہرا ہوا ہی اسمین
ہاتھی بہت عمدہ اور قدآور ہوتے ہین یہان خاص شہر
اسلام آباد جنگری ندی کے مغربی کنارے پر بستا ہی
یہان سے وہ ندی چار کوس کے فاصلہ پر پہنچ سمندر مین
جاملی ہی یہہ شہر یہان بڑی تجارت کی جگہہ ہی یہان ساکھو
کے درخت کی لکڑی کی بڑی بڑی کشتیان اور عمدہ عمدہ کام
بنتے ہین اسلام آباد سے شمال کی طرف دس کوس کے فاصلہ پر
گرم پانی کا ایک کوا سیتا کنڈ نام سے مشہور ہی یہان

میگھنا ندی کے مہانے کے قریب گنگا اور برہم پتر ان دونوں کے باہم ملاپ سے ہتیا سندیپ وغیرہ کئی ایک تا پوین گئے ہیں ان میں نمک بہت عمدہ قسم کا طیار ہوتا ہے +

تپرا (ترپرا) اسکو روشن آباد بھی کہتے ہیں یہہ ترا حصہ بنگالہ کی خاص مشرقی سرحد پر ہے اسکے شمال میں سلہٹ اور ڈہاکہ جلال پور جنوب میں چٹگرام اور سمندر پورب میں اسکا آزاد علاقہ برہما کی سرحد پر پہاڑ اور ترا جنگل ہے اور مغرب میں میگھنا ندی اور ڈہاکہ جلال پور اس حصے کی شرقی طرف بڑے جنگل میں ہاتھی بہت ہیں میگھنا ندی کے کنارے پر جو زمین ہے وہ بہت پید اوار ہے یہاں کومیلا خاص شہر ہے اور اسمیں لکی پور چاند پور وغیرہ اور شہر ہیں +

سلہٹ (شری ہٹ) یہہ حصہ بنگالہ کی شرقی سرحد پر

واقع ہی اسکے شمال اور پورب مین اونچے اونچے پہاڑون کے
گروہ ہین ان پر جنگلی لوگ بود و باش رکھتے ہین خوب بیز
شہرا اور میمن سنگہ اور مغرب مین میمن سنگہ ہی اس
مین شرما میگہنا یہ دو خاص ندیان بہتی ہین اور اور
بہی چہوتی ندیان یہان ہین یہان نارنگی کے درخت بہ کثرت
ہین اور یہان پہاڑون کی جڑ کے قریب جو سنے کے بیشمار
پتہر ہین ان کو بارش کے دنون مین نکالکر بنگالہ مین سوداگری
کے لیے لیجاتے ہین ان کا چونا اس کی طرف جو سیپی کا
چونا طیار ہوتا ہی اسکی بہ نسبت بہت عمدہ ہی یہان
اگر صندل بہت خوب پیدا ہوتا ہی اور اس مین پہاڑون
پر جو جنگل ہی اسمین ہاتہی بہ کثرت رہتے ہین مگر وے
چہوتے ہوتے ہین یہان سلہت اجمیر گنج لادر وغیرہ
خاص شہر ہین ان مین شہر لادر کے متصل پتہر کے
کوئلہ کی کہان ہی ❖

رنگ پور یہہ حصہ بنگالہ کی شمالی سرحد پر ہی اسکے پورب
میں آشام اور گاروکے پہاڑ جنوب میں میمن سنگہ
اور گارو مغرب میں دناج پور اور شمال میں بھوٹنت
ہی اس میں برہم پتر تستہا مہانندا کرتوا وغیرہ
ندیاں بہتی ہیں اس حصے کے مشرقی طرف کی زمین لال مٹی
کی ہوتی ہی اسکو رانگاماتی کہتے ہیں اس حصے میں
بانس اس قدر ارزاں ہیں کہ ایک روپیہ کے سو آتے ہیں
اور اس میں ایک شہر گووالپاڑا نام سے مشہور اگرچہ
سمندر کے کنارے سے تخمیناً سو کوس کے فاصلہ پر ہی
تو بھی وہاں ناریل کے درخت بکثرت ہیں یہاں گیہوں
پیدا ہوتے ہیں مگر یہاں گانو کے عام لوگ انکا آٹا نہیں بناتے
بلکہ چاول کی طرح انکو پکاکر کہاتے ہیں اور یہاں جو بہت
کم پیدا ہوتے ہیں اور بہتیا کو تو یہاں کے لوگ جانتے ہی
نہیں یہاں تنباکو اور نیل خوب طرح پیدا ہوتا ہی

اس ملک مین برہم پتر اور چون گوش ان دو ندیون کے

مشرقی حصہ مین پہاڑ و نکا سلسلہ اور جنگل ہی اُس

مین ہاتھی اور گینڈے بکثرت رہتے ہین اور بہی اس

جنگل مین کالے ریچھ بندر اور بڑے ہولناک شیر

بہت ہین اس حصے مین رنگ پور گوال پاڑہ رانگاماتی

وغیرہ خاص شہر ہین +

اس حصے کے گوشۂ مغرب و شمال اور گوشۂ مشرق و جنوب

کے حصے کو کچ بہار کہتے ہین اسکے گوشۂ مغرب و شمال اور

گوشۂ مشرق و جنوب کی طرف طول تخمیناً چالیس کوس اور

گوشۂ شمال و مشرق اور گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف عرض

تخمیناً پچیس کوس ہی +

شاستر مین جو ملک کام روپ نام سے مشہور ہی اُسکا یہہ

ملک کچ بہار ایک مغربی حصہ ہی

اب ہندوستان کی شمالی سرحد جو ہمالیہ کوہ ہی اسکے متصل

جو ملک ہیں اُن کا بہ ترتیب پورب کی طرف سے بیان کرتے ہیں

بہتنت (یا دیوراجہ کا دیش) ہمالیہ کوہ کے متصل

جس قدر ہندوستان میں ملک ہیں اُن سب کے مشرق

میں یہہ ملک ہی اسکے شمال میں ہمالیہ کوہ کے پار

ملک تبت جنوب میں بنگالہ کا ایک حصہ رنگ پور اور

مغرب میں تِستہا ندی جسکے پار سکم دیش ہی اس

ملک بہتنت کو شاستر میں مدر دیس کہتے ہیں اسکا

طول اوسط تعداد سے سو کوس اور عرض چالیس کوس

ہی اسکے شمال میں جو پہاڑ ہیں اُنمیں سے چند پہاڑ

ہمیشہ برف سے گہرے رہتے ہیں اور چند پہاڑوں پر

بہت ناسپتی اور ترا جنگل ہی اس جنگل میں ساکہو

دیودار وغیرہ اونچے اونچے درخت ہیں یہاں ہاتھی

اور گنیڈا بہت رہتے ہیں اور اسمیں ندی بہی بہت

بڑی بڑی اور خوب ہیں اور جنگلی جانور یہاں کے

رہتے ہیں اِس ملک کے باشندے لوگ بہوشیار کرکے
مشہور ہیں اُن کی صورت ہندوستان کے اور ملک کے
آدمیوں کی صورت کی بہ نسبت کچھ عجیب ہی اِس ملک میں
تاسودن نام سے ایک خاص شہر ہی اِس میں اِس
ملک کا راجہ رہتا ہی +
شکم یہہ چھوتا ملک بہتنت کے مغرب میں ہی اِس کے
شمال میں ہمالیہ پہاڑوں کے پار ملک تبت ہی جنوب
میں نیپال کا ایک حصّہ اور بنگالہ کا ایک حصّہ ہی پورب
میں تستہا ندی کے پار دیوراجہ کا دیش اور مغرب میں
کنکئی ندی کے پار نیپال ہی اس ملک شکم کا طول تخمیناً
پچیس کوس اور عرض بیس کوس ہی یہاں چاول
نمک چینی تماکو طرح طرح کے کپڑے اور شراب
بہیتری سودر لوہا وغیرہ چیزوں کو سوداگر لوگ
نیچے کے ملکوں سے فروخت کے لیے لے آتے ہیں اور

ان کے عوض مین یہان سے کالا مجیتھہ کپاس موم کتل گھوترا مشک یہ سب اجناس بیچنے فروخت کے لیے لیجاتے ہین یہان خاص نگر سکم نام سے مشہور ہی اُسمین اس ملک کا راجہ سکونت رکھتا ہی +

نیپال یہہ برا ملک سکم کے مغرب مین ہی اسکے شمال مین کوہ ہمالیہ کے پار ملک تبت جنوب مین بنگالہ بہار اودھ اور دلی یہ چار علاقے پورب مین سکم اور مغرب مین گہاگرا ندی جسکے پار ملک کماؤن ہی یہہ ملک نیپال کی مانند شکل مربع کی ہی اسکے تینون سمت مین انگریزونکی عملداری ہی اس ملک نیپال کا تہورا برا حصہ اسکے جنوب مین پہار کے نیچے ہندوستان کی برابر زمین پر ہی جسکو نیپالی لوگ ترانی کہتے ہین اس ترانی کے شمال مین شمال کو چرہتے چرہتے اونچے پہار آتے ہین اُن پہارون کی جرون سے بہت چہہ نے جہرتے ہین +

اون پہاڑون کے نیچے کی طرف اور اُن کے قریب کی زمین پر
ترا جنگل ہی اسمین سکہوا سیسون اور تون کے درخت
بہت ہین اور اُن پہاڑون کے اوپری حصے پر کئی ایک
طرح کے درخت ہین اور اُن کے شمال کی طرف جو پہاڑ
ہین اُن پر دیودار اور کہیر وغیرہ نہایت درخت ہین
اس جنگل مین ہاتھی بہت رہتے ہین مگر چہوٹے ہوتے ہین
اور اس مین مَینا وغیرہ بولنے والی چڑیان
بکثرت رہتی ہین اِن پہاڑون کے درمیانی حصے
مین بہت جگہون پر برابر زمین ہین اُن پر گانو بستے ہین
وہان کہیتی بہی بخوبی پیدا ہوتی ہی اس مین چاول
کپاس وغیرہ اجناس پیدا ہوتی ہین پہر اُن کے
اور اوپر کی طرف بہت تری برابر زمین چلی گئی ہی وہ
نیچے کے بنگالے کی زمین کی بہ نسبت دو ہزار ہاتہہ سے
لیکر چار ہزار ہاتہہ تک تہیک بلند ہی اس لیے یہان آگ کی

خاصیت بھی ہر ایک جگہہ مین علیحدہ علیحدہ ہی کہین بیت
اور بانس ہی بہت ہوتے ہین کہین دیودار اوک وغیرہ
درخت ہوتے ہین کہین جو ساٹوا وغیرہ اناج پیدا
ہوتا ہی اور کہین جس مقام پر زمین صاف مٹی کی ہی
وہان دہان بہتا سب طرح کی دال بنخیتہ گیہون جو
نیشکر یہ سب اجناس پیدا ہوتے ہین اور بھی یہان تری
الایچی بکثرت پیدا ہوتی ہی اس پہاڑی ملک پر کہین کہین
زمین مین لوہا سیسہ اور گندہک وغیرہ دہاتون کی کہانین
ہین کہین ندیون کی ریتی مین تہوڑا سونا بھی ملتا ہی اور اس
ملک نیپال کے درمیانی حصے مین بہت تری برابر زمین چلی
گئی ہی اور وہ اگرچہ ہندوستان کی برابر زمین سے بہت
اونچی ہی تو بھی اسمین ایک بھی پتھر نہین ہی یعنی اسمین صرف
مٹی ہی ہی یہان کوشکی گندکی وغیرہ خاص
ندیان بہتی ہین یہان خاص شہر کاٹ مانڈو

نام سے مشہور ہی اسس ہیں اسس ملک کا راجہ

سکونت رکھتا ہی اور اس ملک میں لالت پاتن

مکوان پور گورکھا پالپا کہاچی وغیرہ کئی ایک بڑے

شہر ہیں اسس ملک کے باشندے لوگ نیپالی زبان

بولتے ہیں مگر اسکے مغربی حصے میں ایک علیحدہ زبان بولتے

ہیں اُسے پہاڑی زبان کہتے ہیں +

کماؤن یہہ ملک نیپال کے مغرب میں ہی اسکے مغرب میں

رام گنگا ندی جسکے پار ملک گروال ہی کماؤن کے پہاڑ

جڑ سے بہ ترتیب بڑہتے چلے گئے ہیں اور انکی درمیانی

جگہوں میں اُن پہاڑوں سے نکلکر کئی ایک ندیاں بہتی ہیں

یہاں کی زمین دہان بونے کے لائق ہی اور یہاں جس مقام پر

اونچی زمین ہی وہاں گیہوں جو وغیرہ سب ناج پیدا ہوتا ہی

یہاں ایک خاص شہر المورٹا نام سے

مشہور کماؤن پہاڑ پر بستا ہی اسس کی بلندی

سمندر کے سطح سے تین ہزار آٹھ سو ساٹھ ہاتھ ہی +

گرد وال یہہ علاقہ کانگڑہ کے مغرب میں ہی اسکے شمال میں کوہ ہمالیہ کے پار ملک تبت جنوب میں دریاے گنگ کے کنارے کی تری زمین پورب میں رام گنگا اور الکنندا ندی اور مغرب میں جمنا ہی اس علاقہ میں چند پہاڑوں پر نہایت درخت اور نباتیاں کثرت سے ہوئی ہیں اور چند پہاڑ فقط پتھر ہی سے بھرے ہوتے ہیں اور اُن میں نہ کوئی جانور نہ پکہیرو رہتے ہیں وے صرف برف سے گھرے رہتے ہیں +

اس علاقہ کے مغربی حصے میں نیچے کے پہاڑ کے سلسلہ پر دیودار وغیرہ درخت ہوتے ہیں اور یہاں ہاتھی بھی بکثرت مگر وے چھوٹے ہوتے ہیں اس علاقہ میں

بھاگی رتھی الکنندا گنگا مندا کنی وغیرہ بڑی گنگا کی کئی
ایک دھاریں ہیں یہاں خاص شہر سری نگر نام سے
مشہور ہی اور یہاں ہندو لوگوں کے بہت تیرتھ ہیں
اور ہندوستان میں جو پانچ پریاگ کرکے مشہور
جگہہ ہیں اُن میں سے پہلا تو گنگا اور جمنا کے ملاپ پر ہی
اور دوسرا دیو پریاگ تیسرا رُدر پریاگ چوتھا
کرن پریاگ پانچواں نند پریاگ سو یہ چاروں پریاگ
اسی علاقہ میں الکنندا اور اَور ندیوں کے ملاپ پر
واقع ہیں اور جو جگہہ دریا گنگ کی جائے برآمد ہی اسکو
گنگوتری یا گؤمکھ یا گنگا دواری کہتے ہیں اور جگہہ پاکیزہ
اسی علاقہ میں ہی یہاں کے لوگوں کی زبان کو اَور لوگ
پہاڑی زبان بتلاتے ہیں

اس علاقہ گڑھوال کے مغرب میں جمنا
اور ستلج دو ندیوں کے درمیان میں سرہند کی

شمالی طرف ایک ملک پہاڑی ہی اُس کا
طول تخمیناً چالیس کوس اور عرض ۲۵ کوس ہی
یہہ ملک نہایت سردہی یہاں سردی کے موسم مین
دو انگشت سے لیکر آٹھہ انگشت تک برف پڑتا ہی

شملہ سباتو ر جو مشہور جگہہ ہین وہان جب لوگ موسم گرما
مین تندرستی کے لیے جاتے ہین وے اسی ملک مین ہین
یہان اَور بھی نا ہن بلاس پور رام پور وغیرہ شہر ہین

لاہور یہہ بڑا علاقہ ہندوستان کے گوشۂ
مغرب و شمال مین ہی اسکے شمال مین کشمیر اور سندہ
ندی جنوب مین دلّی راج پوتانہ اور ملتان پورب
مین ستلج ندی اور مغرب مین سندہ ندی کے
پار افغانستان ہی اس علاقہ کا طول تخمیناً
ایک سو پچاس کوس اور عرض نوّے ۹۰ کوس ہی
اس مین گوشۂ شمال و مشرق اور گوشۂ جنوب

و مغرب کے دو حصے ہیں اُن میں گوشۂ شمال و مغرب کا
حصہ پہاڑ کا ہی اور گوشۂ جنوب و مغرب کے حصے
میں برابر زمین ہی اسی حصے کو خصوصًا پنجاب
بولتے ہیں کیونکہ اسمین اِنڈس ستلج راوی چناب
اور جہلم یعنی سندہ ستدرد ایراوتی چندر
بہاگا اور بپاشا یے پانچ بڑی ندیاں بہتی ہیں
اِن میں سندہ اور ستلج میلے دو ندیاں اِس علاقہ
کی سرحد پر بہتی ہیں اس علاقہ کے پہاڑی حصے
میں دیودار وغیرہ کے درخت بہ کثرت ہیں
مگر یہاں کے لوگ اُن کی لکڑیوں سے تیل نکالنے کی ترکیب
نہیں جانتے یہاں کے بہت مقاموں میں نمک نکلتا ہی
اور اس میں دہاتوں کی کہانیں بہی بہت ہیں یہاں پہاڑ کے
قطعات پر جہاں آبادی قریب ہی وہاں گیہوں جو
اور اَور بہی چہوٹا اناج بہ کثرت پیدا ہوتا ہی مگر وہاں

چاول بہت پیدا ہوتے ہیں اور وہاں کے لوگ بھی اکثر
چاول ہیں کہاتے وسے لوگ گیہوں مٹر وغیرہ
کہاتے ہیں اور اس علاقہ کا جو حصہ پنجاب نام سے
مشہور ہے اسکی زمین بخوبی پیداواری وہاں گیہوں
جو چاول اور سب طرح کی دال نیشکر اور طرح طرح
کے عمدہ میوجات وغیرہ اشیا سے پیدا ہوتی ہیں یہاں
سوداگر لوگ چینی چاول نیل گیہوں اور کپاس
کے کپڑے وغیرہ چیزیں دریاے سندہ کے مغرب
میں اور کشمیر میں تجارت کے لیے لیجاتے ہیں
اور یہاں فروخت کے لیے گہوڑا پہل سیب
وغیرہ سب چیزیں مغرب کی طرف سے لے آتے ہیں اور دوشالہ
طرح طرح کے پشمینہ زعفران عمدہ میوے سب کشمیر سے
لے آتے ہیں اس صوبہ لاہور میں سکہ سنگہ جات
راجپوت اور اکثر کم قوم کے لوگ اور مسلمان اسطرح کے

آدمی رہتے ہین یہان سکہہ لوگ کبہی بال نہین بناتے
مگر دیکہا دیکہی سے اور بہی بہت لوگ یہان بال بڑہا کر
رکہتے ہین یہان خاص شہر لاہور راوی ندی کے
مغربی کنارے پر بستا ہی یہان ایک قدیم
قلعہ ہی یہہ شہر دلی سے ایک سو ستر کوس کے
فاصلہ پر ہی اور بہی مظفرآباد راول پنڈی اٹک
ظفرآباد کستوار جلبو چمبا امرت سر
جلندہر وغیرہ کئی ایک شہر ہین انہین شہر امرت سر
لاہور کی مشرق کی طرف تخمیناً بیس کوس کے فاصلہ پر ہی
یہہ سکہہ لوگونکا بڑا تیرتہہ ہی اس شہر کے درمیان انکے گرو گوبند
کا ایک مندر بنا ہوا ہی یہہ شہر اس علاقہ مین بڑی تجارت کی
جگہہ ہی یہان فروخت کے لیے کشمیر سے بہت دوشالہ اور
زعفران لے آتے ہین اور جنوب سے بہی یہان بہت سوداگری
کی چیزین آتی ہین اس امرت سر کے گوشہ شمال و مشرق مین

تخمیناً چالیس کوس کے فاصلہ پر ایک شہر کانگڑا نام سے
مشہور ہی اونچے پہاڑ پر بستا ہی وہان ایک کوٹ یعنی
قلعہ ہی اس لیے اسکو کوٹ کانگڑا بہی کہتے ہین اس شہر کے
متصل اونچے پہاڑ پر جوالا مکہی کی ایک جگہہ ہی اسکو مہامایا بہی
کہتے ہین یہان بہت ہندو لوگ زیارت کے واسطے آتے
ہین یہہ علاقہ لاہور بالفعل انگریزون کے دخل مین ہی +
کشمیر (کاشمیر) یہہ ملک شاستر مین مشہور ہمالیہ
کوہ کی زمین پر چارون طرف پہاڑون سے گہرا ہوا ہی
اسکے شمال مین ملک چہوٹا تبت پورب مین ملک لادک
جنوب مین لاہور اور مغرب مین مظفر آباد ہی اس ملک کی
زمین بہ شکل دائرۂ عظیمہ ہی کشمیر کے چارون طرف کے
پہاڑون مین جو نیچے ہین وے سب درختون اور
بناسپتیون کی زردی سے زرد ہو رہتے ہین اور اُن مین
جنگلی جانور بہی بہ کثرت رہتے ہین مگر جو پہاڑ بلند ہین

اُن پر ہمیشہ برف پڑتا ہی اس ملک مین پہاڑون سے کئی
ایک جھرنے جھرا کرتے ہین اور وے بہت سے آگے جاکر
ایک جگہہ مل کر ایک بڑی ندی ہو جاتے ہین اس کشمیر کی
آبادی بہت اور زمین اور خاصیت ملک سے تینون
باتین جیسی عمدہ کہ یہان پر ہین ایسی اور تمام ہندوستان مین
کہین نہین اور یہان کی زمین برابر اور اسمین پانی بکثرت
رہتا ہی یہان دھان بہت پیدا ہوتا ہی اور چارون طرف
کے پہاڑون کی جڑ کے قریب جہان پر زمین اونچی ہی
وہان گیہون جو وغیرہ سب اجناس پیدا ہوتی ہین اس
ملک مین طرح طرح کے میوہ جات اور پھول پیدا ہوتے ہین یہان
زعفران بہت عمدہ پیدا ہوتا ہی اسی لیے سنسکرت مین
زعفران کو (کاشمیر جنما یعنی پیدائش کشمیر) کہتے ہین
یہان کے پہاڑون مین نہایت عمدہ قسم کا لوہا پیدا ہوتا ہی
یہان خاص ندی جہلم ہی اور اور چھوٹی ندیان یہان

بہت پہنچی ہین اسمین جھیل بہی بہت ہین اُن مین سنگہاڑہ
بہت پیدا ہوتا ہی اور اس سبب یہان کے مفلس لوگ اپنا
پیٹ بہرتے ہین ملک کشمیر مین دوشالہ جسطرح کے بنتے ہین
اُس طرح کے تمام زمین کے پردہ پر اَور کہین نہین تیار ہوتے
یے دوشالہ بہیری کی پشم کے بنتے ہین وہ بہیری ملک
کشمیر مین نہین پیدا ہوتی بلکہ ملک تبت مین پیدا ہوتی ہی
اُسکے بدن پر نہایت لنبے لنبے بال ہوتے ہین +
کشمیر کے لوگ وہان سے اُن بالون کو لاکر کشمیر مین
اُن سے پشمینہ بناتے ہین +
یہان جو عمدہ دوشالہ اور زعفران تیار ہوتا ہی اُنکی
بڑی سوداگری امرتسر مین ہوتی ہی +
کشمیر کے باشندے بڑے خوش مزاج اور ہندوستان
کے اَور لوگون کی بہ نسبت قد آور تیز فہم اور شریر ہوتے ہین
یہان ایام گذشتہ مین علم سنسکرت کی بڑی ترقی تہی اُس

ملک مین ایک شہر کشمیر نام سے مشہور جہلم ندی کے کنارے بستا ہی اور اُسکا طول تخمیناً ڈیڑہ کوس ہی اسکو اول مین سندری نگر کہتے تہے +

پنجاب کے جنوب مین ایک علاقہ ملتان ہی وہان اُسی نام کا خاص شہر چناب ندی کے کنارے پر آباد ہی اسکے چارون طرف شہر پناہ ہی اُسکی بلندی تخمیناً تیس[30] یا بتیس[32] ہاتہہ ہی اسکے اندر بلند زمین پر ایک چہوٹا سا قلعہ ہی +

اس شہر مین ریشم کا کام نہایت عمدہ بنتا ہی اور اُسکے چارون طرف کی زمین پیداوار ہی اور اُس مین کاشتکاری بہی بکثرت ہوتی ہی یہان کہیت مین کنوون کے پانی سے آب پاشی کرتے ہین اُسمین جہان پر زمین برابر اور مٹی بہی نہایت عمدہ ہی وہان گیہون کپاس تمباکو شلغم گاجر نیل وغیرہ سب اجناس پیدا ہوتی ہین یہان اکثر سیب کہجور اور بیر کے درخت بکثرت ہین اس

اس ملک کی سرحد پر ستلج ندی بہتی ہی اسکو یہان کے لوگ
گگھارا نام کرکے مشہور کرتے ہین ملتان کے جنوب مین باول پور
نام سے مشہور ایک علاقہ گارا ندی کے متصل ہی یہہ علاقہ ترائی ہی
مگر اس مین آدمیون کی تعداد کم ہی اس ملک کا طول گوشۂ شمال و
مشرق اور گوشۂ جنوب و مغرب مین تخمیناً ایک سو بیس ۱۲۰ کوس
اور گوشۂ مغرب و شمال اور گوشۂ مشرق و جنوب مین عرض اوسط
تعداد سے پچاس کوس ہی یہان کسی کسی حصہ مین کاشتکاری
نہایت عمدہ ہوتی ہی اور کہین کہین سب جنگل ہے اسمین
جنگلی سور ہرن جنگلی بھینس تیتر بگھیر و غیرہ
کئی ایک جانور اور چڑیان رہتی ہین اس ملک کے مشرقی
حصے پر بیکانیر اور بہتی ولس کی طرف زمین ریگستان
اور اسمین پانی اور ایک بھی درخت نہین ہی یہان سنتر
بکثرت پیدا ہوتا ہی وہ ایسے ریگستان اور بے پانی کی زمین
مین جلد جلتا ہی اور پیاس کی بھی بہت روز تک برداشت

کر سکتا ہی اِس او کہر زمین میں ایک قلعہ نہایت سنگین قرروا[illegible]
نام سے مشہور ہی ❊

اِس حصہ میں ہندو بلوچ اور جات لوگ بکثرت رہتے
ہیں ان میں ہندو بہت ہیں یہاں باول پور احمد پور
مبارک پور اُرچ وغیرہ خاص شہر ہیں ان میں شہر باول پور
گاترا ندی یعنی ستلج کے متصل بسنا ہی اسمیں ریشم کا
کمر بند اور دستار بہت عمدہ تیار ہوتے ہیں اوّل میں
باول خان نام سے مشہور جہوتے درجہ کا ایک شخص مسلمان
سندہ ندی کے پار شہر شکار پور میں بود باش رکہتا تہا
وہاں سے یہاں آکر اس ملک میں اُس نے اپنی عملداری
مقرر کی اور وہاں اپنے نام سے ایک شہر باول پور آباد کیا
اس باول خان کے کنبے کو اولاد داؤد کہتے تہے اس لیے
اِس ملک باول پور کو داؤد پوترا بہی کہتے ہیں اس کے
گوشۂ جنوب و مغرب میں ملک سندہ ملا ہوا ہی اس کی

اور اسکی حد پر ایک قلعہ مضبوط سبجل کوٹ نام سے مشہور ہی
ملک سندہ یہہ بتر ملک ہندوستان کے نہایت مغرب
میں ہی اسکے شمال میں سیستان اور ملتان جنوب میں ملک
کچھہ اور سمندر مشرق میں برج واڑہ اور ریتلی اور اوکہر زمین
اور مغرب میں سمندر اور بلوچستان کے پہاڑ ہیں اس ملک کا
طول تخمیناً ایک سو پچاس ۱۵۰ کوس اور عرض اوسط تعداد سے
چالیس کوس ہی اس میں سندہ ندی کی کئی ایک دہاریں بہتی
ہیں اور یہاں اُس ندی کے مشرقی حصّے کی زمین بہت برابر
اور پیداوار ہی مگر اُسکے مغرب میں جو جنوب کی طرف کا
نصف حصّہ ہی اُسکی زمین اونچی نیچی ہی اُس میں کہیں کہیں
پہاڑ ہیں کہیں برابر زمین اور کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے
ٹیلے ہیں مگر شمالی طرف کے نصف حصّے کی زمین برابر ہی
اس ملک میں چاول گیہوں چمڑا سب طرح کا نمک ہینگ
گوگل منجیٹھہ لوبان نیل اور جن سے تیل نکلتا ہی

ایسے بیج وغیرہ سب چیزیں پیدا ہوتی ہیں اور ان سب کو
سوداگر لوگ غیر ملک میں تجارت کے لیے بیچا نے ہیں اور
سفید چینی مصری لوہا رانگا جستا سیسا سپاری
مریچ گری شنگرف پارہ وغیرہ کئی ایک اجناس
غیر ملکوں سے یہاں فروخت کے لیے لے آتے ہیں +
یہاں ہندو جات اور بلوچ تین قسم کے لوگ رہتے ہیں
ان میں سے سب سے بیشتر یہاں کے باشندے
ہندو لوگ ہیں پھر جات لوگ آکر بسے اور بلوچ لوگ تو
ابھی تک مسافر کہلاتے ہیں یہاں حیدر آباد خاص شہر
سندھ ندی کے کنارے پر بستا ہے یہاں ایک ٹیلے پر
قلعہ ہے اس شہر میں وہاں کے راجہ سکونت رکھتے ہیں
اور وے ملک سندھ کے امیر کہلاتے ہیں +

ملک سندھ کے جنوبی حصہ کو ٹھٹھا کہتے ہیں یہاں ایک
شہر ٹھٹھا نام سے مشہور ہے اس ٹھٹھا حصے میں دریائے سندھ

اپنی کئی ایک دہارون سے سمندر مین جا ملا ہی اُن دہارون
مین کسی دہار کو گنگا کسی کو پہالی وغیرہ کہتے ہین
اور یہ جہان سمندر مین جا کر ملے وہان اُن مہانون کی
کوری کہ ستمکہہ گہوتامکہہ وغیرہ نام ہین ہندوستان
کی مغربی سرحد پر کرانچی بندر جو پیشتر مرقوم ہوا اسی
حصہ مین ہی اور اس ملک سندہ مین بہت بندر مشہور
ہین اس لیے اسکو مغربی سرحد بولتے ہین مگر اس سے ہی
اور مغرب مین زمین کا ایک حصہ سوئی کی صورت پر
منج پربت نام سے مشہور سمندر کے درمیان ہی وہ
ہندوستان کا حصہ مغرب کی طرف سب سے دور فاصلہ پری
اس طرح سے تمام ہندوستان کا بیان مختصر کیا گیا اور اس ہندوستان
کے متصل جتنے تاپو ہین اُن مین سے جو تاپو جن ملکون کے
قریب ہین اُن کے بیان مین اُن تاپوؤن کا بیان ہوچکا ہی
اب اس ہندوستان کی جنوبی طرف جو ایک تاپو سنگہل دیپ

نام سے مشہور ہی جسکو کوئی لنکا کہتے ہین اسکا بیان ہوتا ہی
اِس تاپو کو قدیم لوگ گریک اور روم لوگ تاپ راون
کہتے تھے یہہ تاپ راون لفظ مرکب تاپو اور راون
دو لفظون سے بنا ہوگا یون کوئی فرض کرتے ہین یعنی
یہہ تاپو راون کا ہی +

سنگل دیپ یا لنکا

یہہ بڑا اور خوشنما دیپ (جسکو ہند سمندر کا جوہر اور مکان
عیش کہتے ہین) دکن کرناٹک کے گوشۂ مشرق و جنوب
مین ہی اُسکے جنوب اور مشرق مین بڑا ہند سمندر ہی
اِس تاپو کے جنوب و شمال کا طول سب سے زیادہ ایک سو بیس ۱۲۰ کوس
اور عرض سب سے زیادہ پینسٹھ ۶۵ کوس ہی اور اسکا محیط تخمینًا
تین سو تیس ۳۳۰ کوس ہی یہہ دیپ جنوب کی طرف بہت بڑا پھیلا
ہوا ہی اور شمال کی طرف تنگ اسکی صورت بشکل بادام آمیز
آدمیون کی تعداد تخمینًا گیارہ لاکھ چھتیس ہزار آٹھ سو ہی

اس تاپو کے گوشہ مغرب و شمال میں اسکے اور ہندوستان کے
درمیان ایک سمندر کا سوتا ہی اسکو مناتر کی کھاڑی کہتے ہیں
اسکا سب سے تھوڑا عرض تخمیناً ستائیس کوس ہی اسپر
کرناٹک کی طرف ایک رامیشور کا مشہور تاپو ہی اور سنہل کی
طرف ایک تاپو منارم نام سے مشہور ہی ان دو تاپوون کے
درمیان ریتی کے پتھرونکا حصہ بند سا کہیں کہیں تو ٹوٹا
ہوا ہی اسی کو کوئی رامیشور کا سیتو یعنی پل کہتے ہیں اور
اسکو مسلمان لوگ آدم کا پل بتلاتے ہیں +

یے دو تاپو اور بند تینون سے یہہ سنہل دیپ ہندوستان سے
ملا ہی سا ہی اور اس بند سے کوئی بڑی کشتی اس کنارے کے
پار آنے جانے نہیں سکتی +

سنہل دیپ کے شمالی حصے میں زمین بہت برابر ہی اس
کے آگے کے حصے کے قریب پانچ ۳ یعنی پوین پیدرو املتلی
وغیرہ کئی ایک تاپو ہیں اور سنہل دیپ کا جنوبی حصہ ٹیلے اور

پہاڑون سے بہرا ہوا ہی اُس جنوبی حصے مین سمندر کے
قریب تیلے ہین اور درمیانی حصے مین بڑی اونچی زمین ہی
اُس زمین پر اونچے پہاڑ اکثر ایک سطر مین ہین ان مین
پیدراتیلاگلے نام سے مشہور ایک پہاڑ سب سے اونچا ہی
اسکی بلندی پانچہزار پانچ سو تیس ہاتہہ ہی +

یہان شری پاد نام سے ایک پہاڑ مشہور ہی جسکو
مسلمان لوگ آدم کا شکر کہتے ہین اسکو پہلے سب سے اونچا سمجہتے تہے
مگر اسکی بلندی فقط چار ہزار نو سو پچاس ہاتہہ ہی یہان
اور بہی کدگل پوناتوتا پیلا وغیرہ مشہور تریسے بڑے
اونچے پہاڑ ہین ان سب پہاڑون پر ترا جنگل ہی اور
انکی جڑون سے کئی ایک ندیان نکلکر انکی درمیانی زمینون پر
صاف پانی سے بہتی ہوئی سمندر مین جاملی ہین اُس دیپ مین
سب سے بڑی ندی مہاولی گنگا ہی اسکی جاے برآمد پیدراتیلاگلے
کے قریب ہی یہان سے یہہ گوشۂ شمال و مشرق مین بہتی ہوئی

اپنی دو دھاروں سے سمندر میں جا ملی اُن میں جنوب کی
طرف کی دھار کو کنیا کہتے ہیں اس کنیا کا مہانہ مہابل کے
خاص مہانے ہی گیارہ کوس کے فاصلہ پر جنوب میں ہی
اس مہابل گنگا کا سب طول تخمیناً نوے کوس ہی اسمیں
اور بہی پومبر تنگنگا دیدراوی گنگا کیلنگنگا کل گنگا
سیاگنگا دیلوی گنگا وغیرہ ندیاں جنوبی حصہ کے
پہاڑوں سے بہتی ہوئیں مغرب اور جنوب کی طرف
سمندر میں جا ملی ہیں
اس دیپ میں خصوصاً گوشہ شمال و مشرق اور گوشہ
جنوب و مغرب میں پانس بہتا ہی اس دیپ کا
مشرقی حصہ گرم اور خشک ہی مگر مغرب اور جنوب کے
حصہ اور درمیانی حصہ یے تینوں اوسط درجہ ہیں
اسکی چاروں طرف سمندر کے ہونے سے ملک کرناٹک
کی سی گرمی نہیں ہوتی ہے

یہان لوہا اور سیسہ بہت مقام مین ملتا ہی اسمین چاندی شورہ کی جگہہ بائیس سے زیادہ ہین اور یہان گندہک

بھٹکری اور سنیدہ نمک کہین کہین پیدا ہوتا ہی اور اسمین سمندر کا نمک سمندر کے چند کنارون پر نہایت عمدہ تیار ہوتا ہی یہان بہت جگہون مین گرم پانی کے جہرنے جہرتے ہین اُن مین سے کینانڈی کے پاس پانچ ہین مرطیس زبرجد یاقوت کبود وغیرہ طرح طرح کے جوہر اس دیپ مین پیدا ہوتے ہین اور منارم تا بو کے جنوب مین سمندر کے کنارے پر جنوب و شمال مین تیرہ کوس لمبے اور مشرق و مغرب مین نو کوس چوڑے سمندر کے حصے مین موتی پیدا ہوتے ہین انکو ہر سال چیت کے مہینے مین نکال لیتے ہین کیونکہ اُس مہینے مین اکثر وہان ہوا ٹہیری رہتی ہی ❊

بڑے قیمتی اور تعریفی جو دال چینی کے درخت ہوتے ہین

وے اِسی دیپ میں پیدا ہوتے ہیں اُن میں جنگلی دال چینی
کے درخت بہت اونچے پیدا ہوتے ہیں مگر جو درخت
باغوں میں لگائے جاتے ہیں وے سات یا آٹھہ ہاتھہ
اونچے ہوتے ہیں بڑے درخت تاڑ کے سب جنوبی حصہ میں
تر زمین پر لگے ہوتے ہیں یہاں دندرا وگنگا کے
ٹھہانے سے لیکر دیلو سے گنگا کے ٹھہانے تک سات
کوس سمندر کے کنارے کے مغرب اور جنوب کے
حصوں میں سب جگہہ ناریل اور کتھر کے درخت لگے ہیں
اس دیپ میں کپاس نیشکر تماکو دھان سپاری
چائے وغیرہ اجناس بخوبی پیدا ہوتی ہیں اس میں
سب سے عمدہ کافی نام سے مشہور بناسپتی بکثرت
پیدا ہوتی ہیں اور یہاں ساگون وغیرہ درخت زیادہ ہیں
ترسے قد اور عظیم اور قدر اونے اور خونخوار شیر
ویسے ہی جنگلی بھینسے طرح طرح کے ہرن اور شغال

وغیرہ کئی ایک جنگلی جانور اِس دیپ میں رہتے ہیں
یہاں بہت ندیوں میں مگر رہتے ہیں اور اِس ٹاپو میں سانپ
بھی بہت بھاری بھاری ڈراؤنے زہردار آتی میں پربیر
نام سے مشہور جو سانپ ہی وہ اور سانپوں کا
راجہ کہلاتا ہی اِس قسم کا بعض بعض سانپ طول
میں تیرہ ہاتھ سے بھی زیادہ ہوتا ہی
اِس طرح سے زمین کے پردہ پر یہ سنہل دیپ سب
چیزوں کی پیدائش کی جگہہ اور سبکو فائدہ مند اور مفید
ہی یہاں سنہلی ملوار تامل مسلمان یا ہیور ویدا
اور ولایتی اتنی طرح کے لوگ رہتے ہیں آنمیں سنہلی
لوگ دیپ کے جنوب وگوشہ جنوب ومغرب اور مغرب کے
حصے میں رہتے ہیں یے لوگ بڑے اونچے اور بدن
سے بڑے مضبوط ہوتے ہیں اِن کی زبان سنہلی ہی مگر
اُن کے علم کی کتابیں پالی یا سنسکرت زبان میں ہیں انکا

چال چلن بودہ مذہب کے موافق ہی ان کے قوم میں ایسی
ایک رواج ہی کہ ایک عورت ایک ہی خاندان کے سب بھائیون
کے ساتھہ بار بار بیاہی جاتی ہی اور جو سنہلی لوگ
دیپ کے درمیانی حصے مین رہتے ہین وے اصلی
سنہلی کہلاتے ہین اُنکا چال چلن سب باتین ہندوونکا سا
ہی ملوار یا تامل لوگ شمال اور گوشہ شمال و مشرق
کے حصے مین رہتے ہین اور یاپنے تاپو مین بہی بہت رہتے
ہین یے ہندو قوم مین سے ہین اُنکا چال چلن اور زبان
سب دکن کرناٹک کے تامل لوگون کی سی ہی اس قوم
کے چند برہمن یاپنے تاپو مین رہتے ہین اُنکے ثواب کی کتابین
سنسکرت مین ہین مسلمان یا مور یے لوگ یہان باہر کے
تاپوؤن سے آکر بسے ہین یہہ لوگ اس دیپ کے کنارے بر اور
درمیان مین سب جگہہ بسے ہوئے ہین یے لوگ بقال جلاہی ماجہی
اور کوٹہیوالے اسی طرح ہر چار قسم کے ہوتے ہین +

اور ویدا لوگ وہان کے خاص باشندے ہین یے سب
دیپ کے دکن اور پورب کے حصے مین پہاڑون اور
جنگل مین رہتے ہین ان کی کمر مین چھوٹا سا چیترا لپٹا رہتا ہی
اور سب بدن کھلا ان مین جو لوگ گانون مین بستے ہین
وے تو اپنا گذارہ کھیتی سے کرتے ہین اور جو لوگ جنگل
مین بستے ہین جنگلی جانورون کا گوشت اور جنگلی میوجات
سے اپنا پیٹ بھرتے ہین اور چھوٹا سا جھوپڑا اپنے درخت پر
بنا کر اسمین رہتے ہین اور اس دیپ مین کافری جپنی کے
لوگ پارسی وغیرہ کئی ایک قوم کے لوگ بستے ہین اور پیان
پورت گیس قوم اور انگریزون سے پیدا ہوئے لوگ
بھی کچھہ کچھہ رہتے ہین اس دیپ مین خاص شہر کولمب نام سے
مشہور مغربی کنارے پر کیلن گنگا کے موہانے کے قریب
بستا ہی یہہ شہر بہت خوشنما ہی اسمین دو تین راستے
باہم عمودی صورت رکھتے ہین اس سے وہ شہر چار حصون پر منقسم ہوا ہی

دوسرا خاص شہر سنگکدر کلا نور انام سے مشہور اس دیپ کے درمیانی حصّے میں بتیس ۳۲ کوس کے فاصلہ پر ہی اسکو ولایتی لوگ گیا ندی کہتے ہیں یہہ چاروں طرف تیلوں سے گہرا ہوا ہی اسمیں بودہ لوگوں کے مندر بہت اور دو مدرسے ہیں اس دیپ میں ترکنا ملے اور گلے دو شہر بہاری بندر اور تجارت کی جگہہ ہیں یہاں تجارت کی اجناس سے بہری ہوئی بڑی بڑی کشتیاں ہمیشہ لگی رہتی ہیں ان شہروں میں سے شہر ترگنا ملے اس دیپ کے گوشۂ شمال ومشرق کے کنارے مہابل ندی کے دہانے کے قریب ہی اور شہر گلے دیپ کے جنوبی کنارے پر میلگنگا کے دہانے کے متصل ہی یہاں ایک بڑا مضبوط قلعہ بنا ہوا ہی ✤

اس دیپ میں اور بہی گوشۂ مشرق وجنوب کے کنارے پر چار اور گوشۂ مغرب وشمال کے کنارے پر پانچ چہوٹے

جہوتے بندر ہیں

سہیان الوزا دماپور رتن پور وولا وغیرہ اور

بہی شہر ہیں +

یہہ سب دیپ اب انگریزون کے دخل ہیں ہی

جغرافیہ حصہ اوّل تمام ہوا

بالخیر

تمت

مالکہ این کتاب ستقل سیتن کوم دعوی کند

باطل و کاذب باشد بعدالت دیوانی دنیا

برادری نامسموع بہن لبا زان انخند کیم

سطر لبا دستاویز لا دعوی نوشتہ دادم کہ

سند باشد و عند الر عدالت حاکم ادنی اعلیٰ

بتاریخ ۱۵ ذرجم ماہ مارچ ۱۸۷۲ سنہ ۶ ختم